REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم　　وعلی عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP. 3.

جلد ۳۲　　شمارہ ۴۱

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۳۰ روپے
ششماہی ۱۵ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۸۰ روپے
فی پرچہ ۷۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516

۶ محرم ۱۴۰۴ ہجری　　۱۳ اخاء ۱۳۶۲ ہش　　۱۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۹ اخاء (اکتوبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ مشرقِ بعید کے چوتھے مرحلے میں مورخہ ۸/۱۰ کو آسٹریلیا سے سری لنکا تشریف لے جانا تھا۔
احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ کی نمایاں کامیابی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

قادیان ۱۰ اخاء (اکتوبر) حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں مورخہ ۹/۱۰/۸۳ صبح آٹھ بجے کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ
"نقرس کی وجہ سے کافی تکلیف ہے"
احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی مکمل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

● محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی قادیان مورخہ ۱۲/۱۰ کو جماعتہائے احمدیہ یوپی کی سالانہ صوبائی کانفرنس میں شرکت کے لئے رانڈھن تشریف لے گئے ہیں اسی طرح محترم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی اور محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد بھی کانفرنس میں شمولیت کیلئے یوپی تشریف لے گئے ہیں۔

● مقامی طور پر محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ ملہما اللہ تعالیٰ اور جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

سنگاپور کا انتہائی کامیاب تبلیغی و تربیتی دورہ فرمانے کے بعد

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا فجی میں ورود مسعود اور اہم دینی جماعتی مصروفیات

● فضائی مستقر پر سینکڑوں احباب جماعت اور شہر کے میئر کی طرف سے پرتپاک استقبال ● ناندی اور سووا میں تقاریب استقبالیہ کا انعقاد ● اخبارات اور ریڈیو کے ذریعہ دورہ کا وسیع پیمانہ پر چرچا ● احباب جماعت ہائے احمدیہ کے نام "السلام علیکم" اور "عید مبارک" کا دعائیہ تحفہ

جیسا کہ احبابِ جماعت کو علم ہے ان دنوں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مشرق کا تبلیغی و تربیتی دورہ فرما رہے ہیں۔ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریکِ جدید جو اس تاریخ ساز دورہ میں حضور کے ہمراہ ہیں، کی طرف سے بذریعہ کیبل گرام موصولہ تازہ اطلاعات جو روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۲۰ - ۲۱ - ۲۴ اور ۲۵ ستمبر میں شائع ہوئی ہیں ان کی رُو سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مع اہلِ قافلہ ۸ ستمبر سے ۱۵ ستمبر تک سنگاپور کا تبلیغی اور تربیتی دورہ کامیابی اور خیر و خوبی سے مکمل فرمانے کے بعد ۱۶ ستمبر کو بذریعہ ہوائی جہاز بخیر و عافیت فجی پہنچ گئے ہیں۔

فجی کے شہر ناندی کے فضائی مستقر پر جماعتہائے احمدیہ فجی کے سینکڑوں احباب نے حضور ایدہ اللہ کا پُرتپاک خیر مقدم کرنے کی غیر معمولی سعادت حاصل کی۔ مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے اہم حضرات اور خود ناندی شہر کے میئر موصوف بھی حضور کے استقبال کے لئے فضائی مستقر پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ انہوں نے حضور کی فجی میں تشریف آوری پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اہلِ شہر کی طرف سے حضور کو بہت پُرتپاک طریق پر خوش آمدید کہا۔ حضور نے بعد ازاں ایئرپورٹ پر ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرما کر اخبار نویسوں کے سوالات کے جواب دیئے۔

اطلاع کے مطابق حضور نے نماز عید الاضحیٰ مسجد اقصیٰ ناندی میں پڑھائی۔ اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ ناندی کے علاوہ سووا، لٹوکا، اور باند کے علاقوں سے بھی احمدی مرد و زن اور بچے نماز عید الاضحیٰ میں شامل ہوئے۔ حاضرین کی تعداد تین سو کے لگ بھگ تھی۔ حضور نے فجی سے جماعت ہائے احمدیہ کے احباب کو "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" اور "عید مبارک" کا دعائیہ تحفہ ارسال فرمایا ہے۔

اسی روز بعد دوپہر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ناندی سوک سینٹر تشریف لے گئے جہاں پر ناندی شہر کے میئر موصوف نے حضور کا استقبال کیا۔ یہاں پر حضور نے قریباً تین سو مردوں اور عورتوں کو اپنے خطاب سے نوازا۔ یہ مرد و زن زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھتے تھے۔ حضور کے پُرمعارف خطاب کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ مرد اور عورتیں مختلف موضوعات اور مسائل پر حضور سے اپنے سوالوں کے جواب حاصل کرتے رہے۔ یہ تقریب ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کا بہت اچھا اثر اہلِ شہر پر دیکھنے میں آیا۔

حضور انور دوپہر کے وقت بذریعہ طیارہ ناندی سے سووا تشریف لے گئے۔ (آگے مسلسل صفحہ ۱۲ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۲ ہش / ۱۹۸۳ء
کی تاریخوں میں منعقد ہو گا!

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۲ ہش / ۱۹۸۳ء کی تاریخوں میں منعقد ہو گا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ جن احباب کے پاس ربوہ کا ویزا ہو اور وہ جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی خواہش رکھتے ہوں وہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے بعد جلسہ سالانہ ربوہ میں تشریف لے جا سکتے ہیں۔ اور قادیان و ربوہ کے روحانی اجتماع سے مستفید ہو سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)

پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید ساری مارٹ۔ صالح پور کٹک (اڑیسہ)

مالک علاؤ الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

اپنی آمد کے فوراً بعد حضور نے جماعتِ احمدیہ فجی کی طرف سے حضور کے اعزاز میں منعقد کی گئی ایک استقبالیہ تقریب میں شرکت فرمائی۔ جماعت فجی کے نیشنل پریذیڈنٹ مکرم عبد اللطیف مقبول صاحب نے حضور انور کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس موقعہ پر فجی پارلیمنٹ کے ممبر مکرم بخشی سنگھ میلکس صاحب اور ہندو لیڈر مکرم کے۔ پی۔ شرما صاحب نے بھی تقاریر کیں اور سرزمینِ فجی میں حضور کی آمد پر حضور کو خوش آمدید کہا۔ اس موقعہ پر حضور نے بھی نہایت رُوح پرور خطاب فرمایا۔ حضور کے خطاب پر یہ تاریخی اور یادگار تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

۱۹ ستمبر کی مصروفیات پر مبنی جو تار امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کو موصُول ہُوا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فجی کے قائم مقام وزیر اعظم ADWARD DEDDORS سے ملاقات فرمائی اور قریباً نصف گھنٹے تک وزیر اعظم صاحب کے ساتھ رہے۔ اور باہمی دلچسپی کے اُمور پر گفتگو فرمائی۔ اس کے علاوہ ریڈیو فجی نے حضور کے دو انٹرویو ریکارڈ کئے۔ حضور نے مجلسِ عرفان کے انعقاد کے ذریعہ سے احباب کے سوالات کے جواب دیئے۔

اس تار کے ذریعہ معلوم ہوتا ہے کہ فجی میں حضور کی آمد پر اخبارات اور ریڈیو میں حضور کی آمد اور مصروفیات کی خبریں بڑے وسیع پیمانے پر چھپ رہی ہیں۔ اور اہلِ فجی کو حضور کی آمد اور مصروفیات سے وہاں کے ریڈیو اور اخبارات مسلسل آگاہ رکھ رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے فجی میں حضور کی آمد کا خوب چرچا ہے۔

۲۰ ستمبر کو فضلِ عمر مسجد سووا میں مجلس مشاورت منعقد ہوئی جس کی صدارت سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کی۔ فجی کے مرکز اور مختلف جماعتوں سے چھیاسٹھ نمائندگان نے شرکت کی۔ دوپہر اور شام کو مجلس مشاورت کے دو اجلاسات منعقد ہُوئے۔ یہ دونوں اجلاس مجموعی طور پر آٹھ گھنٹے تک جاری رہے۔ مجلسِ مشاورت میں فجی اور جنوبی بحرالکاہل کے دو اور مجمع الجزائر میں تبلیغ کا منصُوبہ تفصیلی طور پر زیرِ بحث آیا۔ حضور ایدہُ اللہ نے حکم دیا کہ فجی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع کیا جائے۔ یہ ترجمہ پہلے ہی مکمل ہو چکا ہے۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ اس پر بڑی احتیاط سے تفصیلی نظرِ ثانی کے بعد ترجمہ شائع کیا جائے۔ اس کے علاوہ تربیتی اور مالی معاملات بھی زیرِ بحث آئے۔

حضور نے ارشاد فرمایا کہ احمدی بچے فجی کی زبان سیکھیں۔ اور ان میں سے بعض کو دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے مرکزِ سلسلہ ربوہ بھجوایا جائے۔ عشاء کی نماز کے بعد ڈیڑھ گھنٹہ تک حضور انور ایدہ اللہ مجلسِ عرفان میں تشریف فرما رہے۔ حضور نے حاضرین کے سوالوں کے جوابات عنایت فرمائے۔ مجلسِ عرفان کے بعد حضور تھوڑی دیر کے لئے مقامی لجنہ کی اراکین کے درمیان تشریف لے گئے۔

۲۱ ستمبر کو حضور انور ایر پیسیفک (AIR PACIFIC) کے طیارے کے ذریعہ سووا سے لمباسہ تشریف لے گئے۔ دوپہر کے وقت حضور کے لمباسہ پہنچنے پر ایرپورٹ پر لمباسہ، ولوڈا - اور نسرو واقا سے آئے ہوئے احبابِ جماعت نے حضور کا استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔ خواتین نے حضور کی حرم محترم حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ کا استقبال کیا۔ لمباسہ پہنچنے پر حضور نے ایک استقبالیہ تقریب میں شرکت فرمائی۔ جو حضور کے اعزاز میں مسجد ناصر لمباسہ میں منعقد کی گئی تھی۔ اس میں تین سو کے لگ بھگ مردوں - عورتوں اور بچوں نے شرکت کی۔ حضُور ایدہُ اللہ نے اس موقع پر اپنے خطاب میں تبلیغ کرنے پر زور دیا۔ نیز فرمایا کہ حضور فجی میں مزید مبلّغین بھیجیں گے۔ اس کے بعد سوال و جواب کی مجلس شروع ہوئی جس میں تقریب میں شریک غیر از جماعت معزّزین نے حضور سے سوالات کئے۔

مغرب اور عشا کی نمازوں کے بعد مسجد میں مجلسِ عرفان منعقد کی گئی۔ اس موقعہ پر حضُور نے احمدی احباب کی طرف سے کئے گئے سوالوں کے جواب دیئے۔ بعد ازاں حضُور نے لجنہ کی اراکین سے بھی ملاقات فرمائی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محض اپنے فضل و کرم سے حضور ایدہ اللہ کے اس دَورے کو غیر معمولی معجزانہ نتائج کا مورد بنائے۔ اپنے فضل سے ہر میدان میں نمایاں کامیابی دکھائے اور اہلِ مشرق کے دِل حق کی طرف مائل کر دے تاکہ مشرق کے اس سارے علاقے میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا جھنڈا اُونچے سے اُونچا اڑانے کی توفیق مل سکے۔ آمین ؂

مِسز مینی ڈپٹی کمشنر گورداسپُور کی قادیان میں آمد

مورخہ ۲۰؍۹؍۸۳ کو بوقت گیارہ بجے جناب مینی صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپُور کی اہلیہ جو ڈمین کالج گورداسپُور کی لیکچرار ہیں خاص طور پر جماعتِ احمدیہ کے بارہ میں معلومات حاصل کرنے کی غرض سے قادیان تشریف لائیں۔ دارالمسیح میں محترمہ سیّدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے مکان پر آپ کا استقبال کیا گیا۔ اور جماعت کے بارہ میں آپ کو تفصیلی معلومات بہم پہنچائی گئیں۔ ازاں بعد آپ نصرت گرلز کالج اور نصُرت گرلز ہائی سکول تشریف لے گئیں۔ جہاں دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں لجنہ و ناصرات سے متعلق چند انگلش کُتب بغرضِ مطالعہ آپ کی خدمت میں پیش کی گئیں۔ اِس موقعہ پر محترمہ عائشہ شریف صاحبہ آف امریکہ اور محترمہ عابدہ بیگم صاحبہ آف ساؤتھ افریقہ نے مسز مینی کو اپنے اپنے مُلک کی لجنات کے بارہ میں معلومات بہم پہنچائیں۔ مقامی لجنہ کی طرف سے مہمان خاتون کی پھل اور مشروبات سے تواضع کی گئی۔ (باقی دیکھئے صفحہ ۸ پر)

یُوں گزر جاتے ہیں کچھ روز سکوں سے میرے !

دِل کا کیا ہے، یہ بگڑتا ہے منا لیتا ہُوں
جوت اِک "ذکر" کی مَیں اِس میں جگا لیتا ہُوں
دیکھ کر اپنے مُقدّر کا سِتارہ مدّھم
شمع اِک صبر و قناعت کی جلا لیتا ہُوں
درِ مولیٰ پہ سرِ عجز جُھکا کر اپنا
پینگ پھر اُس سے محبت کی بڑھا لیتا ہُوں
گاہ مَیں واسطہ دیتا ہوں محمّدؐ کا اُسے
اور کبھی پلکوں کو اشکوں سے سجا لیتا ہُوں
باندھنا پڑتا ہے ہر بار نیا عہدِ وفا
اِک نئی توبہ سے خالق کو منا لیتا ہُوں
گا کے دُکھ درد بھری لَے میں کبھی شعر اپنے
دِل میں جو آگ لگی ہو وہ بُجھا لیتا ہُوں
یُوں گزر جاتے ہیں کچھ روز سکوں سے میرے
دردِ فُرقت کو مَیں اِس طور بُھلا لیتا ہُوں
ٹمٹماتا جو نظر آئے سِتارہ اپنا
شمع اِک صبر و قناعت کی جلا لیتا ہُوں

★ ـ محمّد صدّیق امرتسری سابق مبلّغ انگلستان و مغربی افریقہ

ملفوظات
حضرت مسیح موعود علیہ السلام
★
"سچی خوشحالی کا سرچشمہ خدا ہے!" (کشتی نوح)
پیشکش:- گلوب ربر مینوفیکچررز۔ راجندرا سارانی کلکتہ ۷۳۰۰۰۷
فون: ۲۷۲۳-۲۴ — ۴۴۱۱ — ۲۷ - گرام : GLOBEXPORT

خطبہ جمعہ

"جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو"

حضرت مسیح موعود کے اس الہام میں بے انتہا گہرائی ہے اور اس میں عظیم الشان حکمتیں پوشیدہ ہیں

اس میں بتایا گیا ہے کہ دُنیا کو اپنا بنانے کا سب سے آسان طریق یہ ہے کہ دُنیا کے مالک کو اپنا بنا لیا جائے!

جو لوگ خدا کو اپنا بنا لیتے ہیں خدا اُنہیں غیر معمولی طاقتیں عطا کرتا ہے کسی کو اُن پر ہاتھ ڈالنے کی توفیق نہیں ملتی!

اگر آپ مشرق کو خدا کیلئے جیتنا چاہتے ہیں تو اسے باآسانی جیتا جا سکتا ہے، شرط ایک ہی ہے کہ پہلے خود خدا کے بن جائیں

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۹ ر تبوک ۱۳۶۲ ہش مطابق ۹ ر ستمبر ۱۹۸۳ء بمقام مسجد احمدیہ سنگاپور

تشہد و تعوذ اور سُورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

یہ سفر جو میں نے اختیار کیا ہے یہ کئی لحاظ سے بڑی اہمیت بھی رکھتا ہے اور جماعت کی تاریخ میں کئی لحاظ سے ایک نمایاں مقام بھی رکھتا ہے - اس کی

ایک نمایاں خصوصیت

تو یہ ہے کہ ایک نئے برّ اعظم میں جماعت کی طرف سے باقاعدہ مسجد اور مشن ہاؤس کا سنگِ بنیاد رکھا جانے والا ہے - اگرچہ اس برّ اعظم میں پہلے سے رضاکارانہ طور پر تبلیغ اسلام کا کام ۱۹۱۲ء سے شروع ہے - لیکن باقاعدہ مشنری کے ذریعہ اور باقاعدہ مشن کی بنیاد رکھ کر پہلے کام نہیں ہوا۔

دُوسرے یہ کہ اس دَورے کو ایک تاریخی اہمیت حاصل ہے - اور وہ یہ ہے کہ جغرافیائی لحاظ سے اس سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کسی خلیفہ کو مشرق کے دَورے کی توفیق نہیں ملی تھی۔ جہاں تک مجھے یاد ہے بحیثیت خلیفہ کسی نے مشرقی پاکستان (اب بنگلہ دیش) کا دَورہ بھی نہیں کیا۔ مجھ سے پہلے جو خلیفہ تھے یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ وہ خلافت سے قبل مشرقی پاکستان تشریف لے جاتے رہے - اور میں بھی اس حیثیت سے مشرقی پاکستان میں گیا کہ جماعت کے وفد کے ایک ممبر کے طور پر بارہا وہاں جانے کا موقع ملا - لیکن بحیثیت خلیفۃ المسیح میں سمجھتا ہوں کہ اس سے پہلے نہ کوئی مشرقی پاکستان اور نہ سیلون بلکہ اس رُخ پر بھی کوئی دَورہ کسی خلیفہ کا نہیں ہُوا اس لئے مجھے خوشی ہے اور یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر مشرق کے لئے

اسلام کی نئی ترقیات

کا دروازہ کھولنے کا فیصلہ کر چکی ہے - اور اس پہلو سے حضرت رسُول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ایک اور رنگ میں بھی پُوری ہو رہی ہے کہ سُورج مغرب سے طلوع کرے گا۔ کیونکہ مشرقِ بعید کی بعض قومیں ہیں اُن پر مغرب کا سُورج بذریعہ احمدیت طلوع کرنے والا ہے - لیکن اس دَورے میں ایک کمی محسوس ہو رہی ہے - اور وہ ہمارا انڈونیشیا نہ جا سکنا ہے - کیونکہ اس سے پہلے جب بھی خلفاء کی مشرق یا مشرقِ بعید آنے کی باتیں ہُوئیں ہمیشہ سب سے نمایاں اور سب سے اہم ملک جو سامنے آتا رہا وہ انڈونیشیا ہی تھا - لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بعض احمدیوں کو ایسی رؤیا دکھائی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ انڈونیشیا نہ جا سکنا کوئی اتفاقی حادثہ نہیں بلکہ پہلے سے ہی تقدیرِ الٰہی میں مقدر تھا - لیکن اس کے بد نتائج نہیں نکلیں گے - بلکہ ان خبروں

سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس فعل میں بھی برکت ڈالے گا - اور انڈونیشیا کے لئے بھی ترقی کے بہت سے سامان پیدا فرمائے گا -

جب ہم نے انڈونیشیا کے دَورہ کے متعلق سوچنا شروع کیا تو آغاز میں اِس معاملہ کو جماعت پر روشن نہیں کیا گیا بلکہ تحریک جدید کے وہ چند عہدیدار جن کا اِس دَورے کے انتظامات سے تعلق تھا صرف ان کو ہی بتایا گیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے دو مختلف آدمیوں کو جن کو اس دَورے کا کوئی بھی علم نہیں تھا بذریعہ خواب اس دَورہ کے متعلق اطلاع دی۔ ان میں سے ایک دوست ہمارے خاندان سے ہی تعلق رکھتے ہیں اُن کا بڑے تعجب کے اظہار پر مشتمل ایک خط مجھے ملا - اور انہوں نے یہ پُوچھا کہ میں نے ایک ایسی خواب دیکھی ہے جس سے مجھے خیال ہوتا ہے کہ کہیں آپ انڈونیشیا جانے کا پروگرام تو نہیں بنا رہے - اُن کی خواب یہ تھی کہ میں انڈونیشیا سے باہر لیکن قریب ہی کسی جگہ بیٹھا ہُوا ہوں - اور انڈونیشیا میں تبلیغِ اسلام کی سکیم بنا رہا ہوں - اور اُنہوں نے جو تبلیغی سکیم بناتے ہوئے دیکھا، مجھے تو وہ جانتے تھے باقی دوستوں کو انہوں نے نہیں پہچانا کہ وہ کون ہیں۔ لیکن ایک ایسا کمرہ ہے جس میں میرے سوا اور بھی چند لوگ بیٹھے ہوئے ہیں اور ہم بڑے انہماک کے ساتھ انڈونیشیا کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے لئے بڑے پیمانے پر فتح کرنے کا پروگرام بنا رہے ہیں -

یہ خواب حیرت انگیز طور پر پوری ہوئی - کیونکہ ان کے اس خط کے ملنے سے پہلے ہی ہمیں یہ اطلاع مل گئی تھی کہ ہمیں انڈونیشیا جانے کی اجازت نہیں ہوگی - اور یہ فیصلہ بھی کیا جا چکا تھا کہ انشاء اللہ سنگاپور میں انڈونیشیا کے دوستوں کو بُلا کر وہاں اُن سے مشورہ کر کے آئندہ کے پروگرام بنائیں گے - اس لئے میں سمجھتا ہُوں کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں انڈونیشیا کو بھی جہاں تک اس دَورے کے فوائد کا تعلق ہے شامل فرما لیا گیا ہے - بالکل اسی مضمون کی خواب اللہ تعالیٰ نے ایک اور ایسے شخص کو دکھائی جس کا ہمارے خاندان سے تو تعلق نہیں اور ویسے بھی جماعت میں وہ کوئی معروف آدمی نہیں ہیں - ایک گاؤں کے رہنے والے ہیں - اُن کا وہم بھی نہیں جا سکتا تھا انڈونیشیا کی طرف اور اس طرف کہ انڈونیشیا جانے کا پروگرام ہو اور وہاں جانے کی توفیق نہ ملے - بہرحال

اِس دَورے کی اہمیت

کے پیشِ نظر میں چند اُمور آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہُوں - یہ وہ علاقے ہیں جو بعض پہلوؤں سے بہت ہی بدقسمت ہیں - کیونکہ اسلام کو اگرچہ ایک زمانہ میں یہاں نفوذ کی توفیق ملی - لیکن کئی سو سال سے یہ تاریخ بن رہی ہے کہ بدھسٹ عیسائیت تو قبول

کر رہے ہیں۔ لیکن اسلام کی طرف مائل نہیں ہو رہے۔ اسی طرح کنفیوشس کے ماننے والے اور تاؤ ازم کے مقلدین کو بھی اگرچہ عیسائیت کی طرف توجہ ہو رہی ہے لیکن انہوں نے ابھی تک اسلام کی طرف وسیع پیمانے پر توجہ نہیں شروع کی۔ گزشتہ چند سالوں سے اس طرزِ عمل میں کچھ تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ لیکن وہ بھی بعض پہلوؤں کے لحاظ سے اتنی خوشکن نہیں جتنی کہ وہ اپنے اندر بعض خطرناک پہلو رکھتی ہے۔

اور یہ دونوں تاریخی عمل یعنی سب سے پہلے ان قوموں کا عیسائیت کی طرف مائل ہونا اور گزشتہ چند سال سے اسلام میں دلچسپی لینا بنیادی طور پر ایک ہی نفسیاتی وجہ کو ظاہر کر رہے ہیں۔ وہ وجہ یہ ہے کہ عیسائیت میں بھی ان کی دلچسپی دراصل مادہ پرستی میں دلچسپی کا نتیجہ تھی اور عیسائیت کو چونکہ انہوں نے ایک وسیع طاقتور قوم کے طور پر دیکھا جس سے اُن کے مالی اور سیاسی مقاصد وابستہ ہو سکتے تھے اس لئے حقیقت میں اُنہوں نے کسی مذہب کو قبول نہیں کیا بلکہ ایک متموّل سیاسی قوم کے اثر کو قبول کیا ہے۔ چنانچہ یہی دُنیا داری کا رجحان اب ان کو اسلام میں دلچسپی لینے پر مجبور کر رہا ہے۔ کیونکہ تیل کی دولت نے سب دُنیا کی توجہ مشرقِ وسطیٰ کی طرف کھینچی ہے۔ اور اس سے استفادہ کرنے کے لئے بعض ایسی قومیں توجہ کر رہی ہیں جو دراصل مادیت میں دلچسپی رکھتی ہیں۔ کیونکہ ان کے سابقہ مذاہب نے بھی اُنہیں خدا کا کوئی واضح تصوّر عطا نہیں کیا۔ چنانچہ چند سال قبل جاپان کی مسلم ایسوسی ایشن کے بعض عہدیداروں سے میری ملاقات ہوئی تو دورانِ گفتگو

یہ بات کھُل کر میرے سامنے آئی

کہ اُن کو اسلام سے زیادہ اُن علاقوں میں دلچسپی ہے جہاں مسلمان قابض ہیں۔ اور تیل دریافت ہو چکا ہے۔ چنانچہ ان لوگوں نے محض نام تبدیل کیے اور اسلام کو گہرائی سے سمجھے بغیر اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کر دیا۔

جس خطرہ کی میں نے نشاندہی کی تھی کہ اس میں فوائد سے زیادہ خطرہ نظر آتا ہے وہ خطرہ یہ ہے کہ چونکہ وہ اسلام کو صحیح طور پر نہیں سمجھ سکے اس لئے مسلمان کہلانے کے باوجود مذہب اسلام کو نقصان پہنچانے کا موجب بن سکتے ہیں۔ چنانچہ اس کے دو ثبوت مجھے ان جاپانی مسلمانوں سے گفتگو کے دوران یہ ملے کہ انہوں نے مجھے بتایا کہ اسلام میں جو شراب حرام ہے وہ جاپان کے حالات کی رُو سے حرام نہیں ہے۔ اس لئے ہماری مسلم ایسوسی ایشن نے باقاعدہ فتویٰ شائع کر دیا ہے کہ جاپان میں مسلمانوں کے لئے شراب پینا جائز ہے کیونکہ جن حالات میں منع ہے جاپانی قوم پر وہ اطلاق نہیں پاتے۔ اسی طرح سوّر کھانا بھی جاپان کے مسلمانوں کے لئے جائز ہے کیونکہ یہ بہت صاف ستھرا جانور ہے۔ اسے اچھی طرح حفاظت سے پال کر ذبح کیا جاتا ہے۔ تو جاپانی حالات میں شراب بھی حلال ہو گئی اور سوّر کا گوشت بھی حلال ہو گیا۔ اسی طرح دیگر اسلامی احکامات میں بھی ان لوگوں کا دخل دینا بعید از قیاس نہیں ہے۔ بلکہ جہاں تک عبادات کا تعلق ہے عملاً وہ یہی سمجھتے ہیں کہ کبھی شوقیہ کوئی نماز پڑھ لی جائے تو یہی بہت کافی ہے۔ اور جہاں تک روزوں کا تعلق ہے بعض ایسے مسلمانوں سے جب میں نے پتہ کیا تو انہوں نے کہا ہم ایک آدھ روزہ رکھ لیتے ہیں۔ اس سے زیادہ روزہ اس زمانہ میں نہیں رکھا جا سکتا۔ تو گویا ایسا اسلام قبول کیا جا رہا ہے جو اُن کے نزدیک نہ صرف مختلف قوموں کے لئے مختلف شکلیں اختیار کر جاتا ہے بلکہ مختلف زمانوں سے الگ الگ سلوک کرتا ہے۔

پس اگرچہ عیسائیت کو قبول کرنے اور اسلام کو قبول کرنے کی بنیادی وجہ بظاہر ایک ہی نظر آتی ہے۔ لیکن عیسائیت کو کوئی خطرہ نہیں۔ اور اسلام کو خطرہ ہے۔ عیسائیت کو اس لئے خطرہ نہیں کہ عیسائیت تو پہلے ہی جتنا بگڑ سکتی تھی بگڑ چکی ہے۔ اس میں اگر کوئی تبدیلی کی جائے تو ہو سکتا ہے اصلاح ہو جائے، اس میں مزید بگاڑ کا کوئی امکان نظر نہیں آتا۔ چنانچہ گزشتہ ایک صدی نے یہی حقیقت ظاہر کی ہے کہ عیسائیت میں فی زمانہ ہونے والی تبدیلیوں نے عیسائیت کے چہرے مہرے کو پہلے سے بہتر کیا ہے، بگاڑا نہیں۔

مثلاً طلاق کا مضمون ہے

آج سے چند سو سال پہلے تو تصوّر بھی نہیں کیا جا سکتا تھا کہ عیسائی دُنیا طلاق کی اجازت دے گی۔ اسی طرح اگر عورت کی صحت اجازت نہ دے تو اسلام اس بات سے منع نہیں کرتا کہ بچے کو ضائع کر دیا جائے۔ کیونکہ جو زندگی ماں کی ہے وہ بچے کے مقابل پر زیادہ عزیز ہے۔ لیکن عیسائی اس کے قائل نہیں تھے۔ گزشتہ ایک دو سو سال کے اندر اندر یہ نمایاں تبدیلی بھی ہمیں نظر آ رہی ہے کہ اب عیسائی دُنیا اس کو جائز سمجھنے لگی ہے۔ سوائے ایک دو ملکوں کے باقی سب عیسائی فرقے اور مختلف ملکوں کے عیسائی اس کو جائز قرار دینے لگے ہیں۔

پس ایک بیمار اور نیم جان اور نیم مُردہ مذہب میں اگر کوئی تبدیلیاں کی جائیں تو اس کو فائدہ ہی بخشتی ہیں۔ اس کی مزید موت کا کوئی خطرہ نہیں بنتیں۔ لیکن ایک زندہ مذہب اس بات کا متحمل نہیں ہوتا کہ اس میں تبدیلیاں کی جائیں۔ پس عیسائیت کو نہ صرف کوئی خطرہ نہیں بلکہ فوائد بھی حاصل ہوئے۔ کیونکہ اُن کے مقصد دُنیاوی تھے۔ اس وقت عیسائی دنیا جہاں جہاں بھی تبلیغ کر رہی ہے اس کے پیچھے مغرب کے سیاسی اثر کو وسیع کرنا اور بڑی طاقت اور مضبوطی کے ساتھ وہاں مغربی تہذیب کے قدم جمانا یہ دو بُنیادی مقاصد کارفرما ہیں۔ اور یہ دونوں مقاصد اُن کو عیسائیت کی قُربانی دئیے بغیر حاصل ہو جاتے ہیں۔ لیکن اسلام کو تو کسی سیاسی عُروج میں دلچسپی نہیں۔ یہ تو انسان کی رُوحانی زندگی میں دلچسپی رکھتا ہے۔ اس لئے ایسی قوموں میں اسلام کا نفوذ جو اسلام کو بگاڑنے لگ جائیں اور اُن کے لئے نگرانی کا کوئی انتظام نہ ہو سکے یہ محض نقصان کا سودا ہے۔ اس سے اسلام کو کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ پس ہمیں تو

اسلام سے سچی محبت اور پیار

ہے۔ ہم کہیں بھی اس صُورت میں اسلام کا آنا پسند نہیں کرتے کہ اُس کا ہاتھ نعوذ باللہ طاغوتی طاقتوں نے پکڑا ہو۔ اور بعض غیر اسلامی قدریں لے کر وہ کسی ملک میں داخل ہو۔

پس اس پہلو سے احمدیت کی ذمہ داریاں پہلے سے بہت زیادہ بڑھ جاتی ہیں نام کے اسلام سے ہمیں کوئی دلچسپی نہیں۔ ہمیں تو حقیقتِ اسلام میں دلچسپی ہے۔ اور نہ صرف یہ کہ نئی قوموں کو ہم نے سچا اسلام دینا ہے بلکہ اُن لوگوں کو جو اسلام کا غلط تصوّر لے رہے ہیں یا اسلام میں بگاڑ پیدا کرنے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتے اور کوئی اُن کے ہاتھ روک نہیں رہا۔ ان کی اصلاح کرنا بھی اب جماعتِ احمدیہ کی ذمہ داری ہے۔ یہ اتنا بڑا کام ہے کہ اس کے مقابل پر جو ہمیں ظاہری توفیق حاصل ہے وہ کچھ بھی نہیں۔ اور اگر محض دنیوی نقطۂ نگاہ سے دیکھیں تو ہرگز جماعت کی یہ طاقت نہیں کہ وہ اس عظیم الشان کام کو سرانجام دے سکے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ایک نہایت ہی آسان طریق ناممکن کام کو ممکن بنانے کا مقرر فرما رکھا ہے۔ وہ بہت ہی آسان اور بہت پیارا اور بہت ہی دلنواز طریق ہے۔ جس میں کوئی مشکل اور مشقت نہیں بلکہ لُطف ہی لُطف ہے۔

پرسوں کراچی میں ایک غیر از جماعت دوست کے سوال کے جواب میں میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پنجابی الہام بیان کیا۔ اس الہام میں یہ بات بیان کی گئی ہے جو میں آپ کے سامنے کھول کر رکھنا چاہتا ہوں۔ وہ الہام شعر کے ایک مصرعہ میں ہے ؎

جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو

پس دُنیا کو اپنا بنانے کے لئے دو رستے ہیں۔ ایک یہ ہے کہ براہِ راست دُنیا کے پیچھے پڑا جائے۔ اور دُنیا کو اپنا بنایا جائے۔ یہ بہت ہی مشکل اور وسیع کام ہے۔ اور ایک چھوٹی سی جماعت کے لئے ناممکن ہے کہ ساری دُنیا کے پیچھے پڑ کر اُسے اپنا بنا سکے۔ اس کا سب سے آسان طریق یہ ہے کہ دُنیا کے مالک کو اپنا بنا لیا جائے جو ایک ہی ہے۔ اور اُس سے تعلق جوڑنا ہر بندہ کے بس میں ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب اپنی بڑی ذمہ داری سونپی کہ آج کے زمانہ کی دُنیا کو خُدا کے نام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اکٹھا کیا جائے تو بظاہر یہ کام ناممکن تھا۔ لیکن ایک چھوٹے سے مصرعہ میں اس کا حل بھی بیان فرما دیا کہ اس طریق پر یہ کام کرو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جہاں جہاں بھی احمدی موجود ہیں خواہ وہ احمدی انڈونیشیا کا ہو یا سنگاپور کا، برما کا ہو یا ملائشیا کا جاپان کا ہو یا چین کا۔ ان میں سے ہر احمدی اللہ تعالیٰ کا ہونے کی کوشش کرے کیونکہ جب تک وہ خدا کا نہیں ہوتا اس کی خاطر جہاں تک اس کی ذات کا تعلق ہے دُنیا کو اسلام کی طرف لانے کی اس میں استطاعت نہیں ہو گی۔ یہ اتنا عظیم الشان الہام

ہے اور اس کی اتنی گہرائی ہے اور ایسی عظیم الشان حکمت اور فوائد کی باتیں اس میں بیان کر دی گئی ہیں کہ انسان اس پر جتنا غور کرتا چلا جائے اتنا ہی زیادہ طبیعت لطف اُٹھاتی چلی جاتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور رُوح جھکتی چلی جاتی ہے۔ اس میں عمل سے نہیں روکا گیا۔ نہ اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ

سب سے پہلے دُنیا کو اپنی طرف کھینچ کر لاؤ

بلکہ دُنیا کو کھینچ کر لانا مقصد رکھا گیا ہے۔ صرف طریق کار بتایا گیا ہے کہ اگر تم دُنیا کو اپنی طرف کھینچنا چاہتے ہو تو اس کے لئے پہلے خدا کی طرف جاؤ۔ اس کے بغیر تمہیں دُنیا نہیں ملے گی۔ یعنی اس الہام میں کسی ایسی صوفیانہ تعلیم کا ذکر نہیں ہے کہ دُنیا سے قطع تعلق کر کے انسان الگ ہو کر خدا کا ہو جائے۔ اور بے عملی کی زندگی میں مبتلا ہو جائے۔ اور سمجھے کہ اسی طرح میں نے سب کچھ حاصل کر لیا۔ بلکہ مومن کے اس مقصد کو تسلیم کیا گیا ہے کہ وہ ایک مجاہد کی زندگی اختیار کرتا ہے۔ اور بالآخر اس نے ساری دُنیا کو اسلام کے لئے فتح کرنا ہے۔ اور یہی اس کی زندگی کا مقصد ہے۔ اس الہام میں صرف طریق کار بتایا گیا ہے کہ خدا کی طرف گئے بغیر، خدا کو اپنائے بغیر اگر تم دُنیا کے پیچھے بھاگتے رہو گے تو کبھی بھی دُنیا تمہاری نہیں ہو گی۔ ہاں یہ خطرہ ہے کہ تم نہ صرف یہ کہ خدا کے نہ رہو بلکہ دُنیا کے بن کر رہ جاؤ۔ پس اس الہام میں دراصل قرآن کریم کی ایک آیت کی طرف اشارہ ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عظیم الشان کردار بیان فرمایا گیا اور آپ کا طریق تبلیغ واضح کیا گیا ہے۔ یعنی آپ جو مجاہد تھے اور تمام دُنیا کو خدا کی طرف لانے کے لئے آپ نے ایک مہم شروع کی۔ تو آپ نے پہلے کیا کیا تھا۔ وہ آیت یہ ہے دَنَا فَتَدَلّٰى ۝ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى (النجم آیت ۹-۱۰) اور اسی مضمون کو خدا تعالیٰ نے ایک اور جگہ بھی کھول کر بیان کیا ہے۔ لیکن پہلے میں اس حصہ کے متعلق بیان کر دینا چاہتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دَنٰی اپنے ربّ کے قریب ہوئے۔ اور قریب ہو کر وہاں ٹھہرے نہیں رہے۔ دو باتیں ہیں جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کردار اور صفاتِ حسنہ کی یہاں نمایاں طور پر بیان ہوئی ہیں۔ اوّل

خدا سے پیار کا رستہ

پہلے اختیار کیا ہے۔ ورنہ اتنا قریب ہو جانے پر دُنیا کی طرف توجہ نہیں ہوتے۔ پھر جب خدا کو پا لیا تو خود غرضی نہیں دکھائی۔ یہ نہیں سوچا کہ میرا مقصد پورا ہو گیا۔ اب دُنیا جائے جہنم میں۔ جو بھی اس کے ساتھ ہوتا ہے ہوتا پھرے۔ میں نے تو اپنے ربّ کو پا لیا۔ بلکہ معاً اپنے بھائیوں کی طرف توجہ ہوئی۔ فَتَدَلّٰى پھر اُن کی طرف جھکے یہ بتانے کے لئے کہ میں نے کتنی عظیم الشان دولت پائی ہے۔ تم بھی اس میں شریک ہو جاؤ۔

اس مضمون کو مزید کھولتے ہوئے اللہ تعالیٰ سورۃ الضحیٰ میں بیان فرماتا ہے۔ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى (الضحیٰ آیات ۸، ۹) اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس حال میں پایا کہ خدا کی تلاش میں سرگرداں تھے۔ ضَآلًّا کا مطلب یہ نہیں ہے کہ گمراہ۔ ضَآلًّا کا مطلب یہ ہے کہ انسان کسی چیز کی محبت اور تلاش میں اپنے وجود کو بھی کھو ڈالے۔ یعنی دُنیا و مافیہا سے بے خبر ہو جائے۔ اور وہ جذبہ اس پر اس قدر غالب آ جائے کہ اور کسی چیز کی اُسے ہوش نہ رہے۔ لیکن عجیب بات ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو نے ہمیں تلاش کیا، تو ہماری محبت میں سرگرداں تھا۔ جب ہم نے تیرا مقصد تجھے عطا کر دیا، ہم تجھے مل گئے، تجھے اپنی طرف ہدایت دے دی تو ہم نے دیکھا کہ تو تو بڑا عیالدار ہے۔ تو نے سوالی پھیلا دیا ہے سارے بنی نوع انسان کے لئے۔ اور کہا اے خدا میں اکیلا تو نہیں ہوں۔ نہ میں اکیلے لے کر راضی ہوں گا۔ میں تو سب دُنیا کا ہوں۔ اور بہت بڑا عیالدار ہوں۔ ساری کائنات کے لئے مانگنے آیا ہوں۔ پھر خدا نے آپ سے عجیب سلوک فرمایا۔ خدا نے آپ کو کہا کہ اے محمدؐ! تو تو ایک بندہ ہے۔ بندہ ہو کر تیرا دل اتنا وسیع ہے کہ اپنے سارے بھائیوں کو، سارے زمانے کے انسانوں کو اس نعمت میں شریک کرنا چاہتا ہے۔ جو میں نے تجھے عطا کی۔ تو میں خالق اور مالک ہو کر تجھ سے پیچھے کیسے رہ سکتا ہوں۔ فَاَغْنٰى، پھر خدا نے ایسا غنی کر دیا کہ کسی دوسری نعمت کا محتاج نہیں رہنے دیا، کسی دُوسری نعمت کا محتاج نہیں رہنے دیا۔ اور کہا کہ

ہم تجھے کوثر عطا کرتے ہیں

ایسے خزانے دیں گے جو بنی نوع انسان میں قیامت تک بانٹتے چلے جاؤ گے تب بھی ختم نہیں ہوں گے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام میں اس مضمون کی طرف اشارہ ہے کہ تم بھی دُنیا کی تعمیرِ نو پوری کرنے کے لئے نکالے گئے ہو۔ تم بھی بنی نوع انسان کو خدا کی طرف بلانے کے لئے نکالے گئے ہو۔ لیکن پہلے خدا کے بنو گے تو پھر دُنیا تمہاری ہو گی۔ کیونکہ خدا کے بنے بغیر تم تہی دست کے تہی دست رہو گے۔ دُنیا یونہی تو کسی کی طرف توجہ نہیں کیا کرتی۔ اب میں نے مثال دی تھی دنیوی قوموں نے اُن لوگوں کو کچھ دیا ہے اُن کے پاس دولتیں ہیں اُن کے پاس مادی طاقتیں ہیں۔ اس کی خاطر دُنیا اُن کی طرف آئی۔ تو خدا تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے تھے اس مضمون کو۔ آپؐ کو پتہ تھا کہ جب تک میرے پاس دولت نہیں ہو گی میں کیسے دُنیا کو بلاؤں گا۔ وہ دولت اپنے ربّ سے حاصل کی۔ اور جب خدا نے آپؐ کو اتنا غنی کر دیا، اتنا غنی کر دیا کہ اپنے زمانے کے انسان ہی نہیں بلکہ سارے زمانہ کے انسانوں کو دیتے چلے جائیں اور وہ دولت ختم نہ ہو۔ تب پھر وہ دُنیا کو بلانے کے لئے نکلے۔ پس آپ کا مقابلہ بھی دُنیا کی بہت بڑی بڑی قوموں کے ساتھ ہے۔ اور وہ ساری قومیں کچھ نہ کچھ حرص اور کچھ نہ کچھ لالچ دے کر دُنیا کو اپنی طرف بُلا رہی ہیں۔ اور وہ مادی دولتیں ہیں جو وہ عطا کرتی ہیں۔ اس کے مقابل پر صرف ایک ہی چیز ہے جس میں آپ کو برتری حاصل ہو سکتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ آپ حقیقتاً خدا کے ہو جائیں۔ اور خدا سب کچھ آپ کا بنا دے۔ پھر دُنیا کی کوئی قوم بھی آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اور یہ جو غنا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوتا ہے اُس کا آغاز صرف مذہبی دولت سے ہوتا ہے۔ خدا کو پا لینا مقصود ہوتا ہے اور خدا کو پا لینے والے بندے بڑی جرأت اور طاقت کے ساتھ اور بڑی قوت کے ساتھ یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم خدا کے بندے ہیں۔

خدا ہمارے ساتھ ہے

اس لئے جس کو دین چاہیئے وہ بھی اِدھر آئے اور جس کو دُنیا چاہیئے اُس کو بھی اِدھر آئے بغیر چارہ نہیں۔ کیونکہ ہم خدا کے نمائندے بن چکے ہیں۔ لیکن اس اعلان کے باوجود کہ اب خدا بھی یہیں ملے گا اور خدا کی بنائی ہوئی طاقتیں بھی، غرض ہر چیز یہیں ہو گی۔ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اس رستے میں ایک آزمائش کا نظام مقرر فرما دیا۔ تاکہ جو خدا کے فضلوں کو لینے والے ہیں وہ تو داخل ہو سکیں۔ اور جو محض دُنیا کی لالچ میں آنا چاہیں اُن کے لئے روک بن جائے۔ چنانچہ شرط یہ رکھی کہ پہلے اللہ کا فضل حاصل کرو، دُنیا بعد میں آئے گی۔ اور اللہ کو پانے کی شرط یہ ہے کہ جو دُنیا تمہیں حاصل ہے وہ بھی خدا کی خاطر لُٹا دو۔ پھر خدا ملے گا۔ اس کے بغیر سودا نہیں ہو سکتا۔ جب یہ اعلان ہو رہا ہو کہ جو ہاتھ میں ہے وہ دے دو پھر ہم وعدہ کرتے ہیں کہ تمہیں بعد میں بہت کچھ دیا جائے گا۔ تو صرف وہی آدمی داخل ہو سکتا ہے جس کو کامل یقین ہو کہ وعدہ کرنے والا بھی موجود ہے اور عطا کرنے والا بھی موجود ہے۔ ورنہ جس کو کسی غائب پر ایمان نہ ہو یا کسی ایسی ہستی پر ایمان نہ ہو — جو آنکھوں سے نظر نہیں آ رہی وہ اس کے خیالی وعدے پر اپنے ہاتھ کی دُنیا کیسے چھوڑ سکتا ہے۔ ایسی دُنیا دار قوموں کے محاورے تو اُن قوموں کے محاوروں سے بالکل مختلف ہوتے ہیں جو خدا پر اور غیب کی چیزوں پر ایمان لانے والی ہوتی ہیں۔ یہ لوگ تو یہ اعلان کر رہے ہوتے ہیں کہ A Bird in hand is better than two in a bush. اور

خدا والے یہ اعلان کر رہے ہوتے ہیں

کہ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ (التوبہ آیت ۱۱۱) کہ اے دُنیا والو! تم تو ایک پرندہ کا دو پرندوں کے ساتھ تبادلہ بھی قبول نہیں کر سکے۔ اگر وہ وعدہ دُور کا ہو لیکن ان لوگوں کا یہ حال ہے اور اُن کا ایمان اتنا بلند ہو چکا ہے کہ یہ اپنی جان بھی پیش کر دیتے ہیں، یہ اموال بھی پیش کر دیتے ہیں۔ اُس جنت کے لئے جو دینے والے کی

طرح خود غائب ہے۔ اور اس سے آپ اندازہ کریں کہ ایسے لوگوں میں کتنی عظیم الشان قوتِ عمل پیدا ہو جاتی ہے جو خدا کی رضا کی خاطر اپنی جان اور اپنے مال اس وجہ سے پیش کر دیتے ہیں کہ مرنے کے بعد ان کو کچھ ملے گا۔ اس دنیا میں جو نعمتیں اُن کے سامنے ہوتی ہیں اور جو فتوحات اُن کے سامنے ہوتی ہیں ان کے لئے تو اُن کی قوتِ عمل کی تو کوئی انتہا نہیں رہ سکی۔ نسبتاً کمزور ایمان والوں میں بھی غیر معمولی عمل کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے اس وجہ سے کہ دُنیا دار آگے نہ آجائیں اور واقعۃً اللہ پر ایمان رکھنے والے آگے آئیں۔ اور ایک عظیم الشان زندہ قوم پیدا ہو، یہ شرط رکھ دی کہ جو کچھ ہم تم سے لیں گے وہ تو حاضر ہوگا۔ وہ تمہیں نظر آرہا ہوگا۔ اور جو کچھ ہم تمہیں دیں گے، وہ وعدوں پر ہوگا۔ اور تمہیں نظر نہیں آرہا ہوگا۔ پس ایسے رستے پر صرف وہی لوگ چل سکتے ہیں جن کو

غیب پر کامل ایمان

ہو اور اوّل اور آخر مقصد سو فیصدی خدا تعالیٰ ہی ہو۔ اور اس کی خاطر وہ اپنے ہاتھ آئی ہوئی زندگی کو چھوڑنے کے لئے تیار ہوں۔ ایسے لوگوں کو جب خُدا ملتا ہے تو پھر اُن کو بعد کی جنت کا انتظار نہیں کرنا پڑتا۔ خُدا کے ساتھ ساتھ یہ دُنیا بھی ان کو ملنی شروع ہو جاتی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ ویسے آزمائش کی خاطر ہم وعدے تو یہ کرتے ہیں کہ مرنے کے بہت دیر بعد ہم ان کو دیں گے۔ لیکن جب اُن کے دِل کی صفائی دیکھتے ہیں، جب اُن کو ہر قربانی پر آمادہ پاتے ہیں کہ خدا کی خاطر سب کچھ لُٹانے کے لئے تیار ہو گئے ہیں تو پھر اس دُنیا میں بھی وہ جنت عطا کر دیتے ہیں جس کے وعدے دیئے جاتے ہیں۔ چنانچہ فرشتے نازل ہو کر اُن کو یہ خبریں دیتے ہیں

وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ (حٰم السجدہ آیت ۳۱)

کہ جن جنتوں کے تم سے وعدے کئے گئے تھے کہ تمہاری موت کے بعد ملیں گی۔ اللہ اس موت کا انتظار نہیں کرے گا۔ وہ اسی دنیا میں وہ جنتیں تمہیں دینے کا فیصلہ کر چکا ہے۔ پس اس دُنیا میں جو جنت عطا ہوتی ہے وہ دراصل تسکینِ قلب کی صورت میں ملتی ہے وہ ایک لذت ہے خدا کو پا لینے کی۔ اور وہی لذت دراصل جنت ہے۔ لیکن اس کے علاوہ وہ جنت دُنیا میں ان کو عطا کی جاتی ہے۔ یہ بھی ایک تقدیرِ الٰہی ہے۔ چنانچہ یہ لوگ پھر آگے جا کر دو قسم کے سلوک کرتے ہیں۔ جہاں تک خُدا کو پانے کی جنت ہے اسی پہ راضی ہو جاتے ہیں۔ اور جو دُنیا ان کو عطا ہوتی ہے اس میں پھر یہ دلچسپی نہیں لیتے۔ اس کے لئے پھر مزید دُنیا کو عطا کرنے کے درپے ہو جاتے ہیں۔ اور دُنیا والوں کو بانٹنے لگ جاتے ہیں۔ اور خود محض خدا کے فضلوں پر راضی ہو جاتے ہیں۔

چنانچہ قرآن کریم آغاز ہی میں اس مضمون کو اسی ترتیب سے بیان فرما رہا ہے:

اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۴)

کہ یہ لوگ جو ہدایت پانے والے ہیں جو خُدا کو پا لیتے ہیں اُن کی تین منازل ہیں۔ پہلی شرط جیسا کہ میں نے بیان کی تھی وہ یہ ہے کہ یہ غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ غیب پر ایمان لائے بغیر اُن کو حاضر میں کچھ عطا نہیں ہوتا۔ اس کے بعد ان کو دو جنتیں ملتی ہیں۔ ایک عبادت کی جنت اور ایک رزق کی۔ عبادت کی جنت میں تو یہ منہمک رہتے ہیں اور رزق سے یہ سلوک کرتے ہیں کہ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ جو کچھ پاتے چلے جاتے ہیں وہ سب کا سب اپنے لئے ہی نہیں رکھ لیتے بلکہ بڑی فراخدلی سے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور یہ ایک نہ ختم ہونے والا جاری سلسلہ ہوتا ہے۔ نہ اللہ تعالیٰ ان کو عطا کرنے سے اپنا ہاتھ روکتا ہے نہ وہ اس خوف سے کہ یہ رزق ختم ہو جائے گا خدا کی راہ میں خرچ سے اپنا ہاتھ روکتے ہیں۔ پس یہ وہ

نہ ختم ہونے والے خزانے

ہیں جو ہدایت پر قائم ہونے والوں کو عطا ہوتے ہیں۔ اور اس زادِ راہ کو لے کر وہ دُنیا کو جیتنے کے لئے نکلتے ہیں۔

پس اگر آپ مشرق کو خدا کے لئے جیتنا چاہتے ہیں تو لازم ہے کہ پہلے آپ خود خدا کے بن جائیں۔ وہ لوگ جو خُدا کے ہو جاتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ غیر معمولی طاقتیں عطا فرماتا ہے۔ وہ زیادہ علم نہ بھی رکھتے ہوں، زیادہ لمبے چوڑے دلائل پر قدرت نہ بھی رکھتے ہوں تب بھی ان کی چھوٹی سی بات میں اللہ تعالیٰ غیر معمولی اثر رکھ دیتا ہے۔ پھر اُن کو یہ شکوہ نہیں رہتا کہ ہم تو بہت تبلیغ کرتے ہیں۔ ہماری بات کو کوئی سُنتا نہیں۔ وہ تو تھوڑی بھی تبلیغ کریں تو لوگ سُننے لگ جاتے ہیں۔ وہ بیج اتفاقاً بھی پھینک دیں تو اس بیج کو برکت ملتی ہے۔ اور اس سے تناور درخت پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ یہ ہے تبلیغ کا وہ کامیاب رستہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کو سکھایا۔ اور جس پر چل کر انہوں نے ثابت کر دیا کہ اس رستہ کے سوا کامیابی کا اور کوئی رستہ نہیں ہے۔

پس مشرق بھی بآسانی جیتا جا سکتا ہے خواہ کتنی بڑی مُصیبتوں کے پہاڑ آپ کے سامنے ہوں خواہ مقابل پر تعداد کے لحاظ سے اور قوت کے لحاظ سے کتنی ہی عظیم الشان قومیں نظر آتی ہوں گویا ہمالہ کی چوٹیاں سامنے کھڑی ہیں۔ اگر آپ رفعتوں والے خُدا سے تعلق جوڑ لیں جو ایسی رفعتیں رکھتا ہے جن کی کوئی انتہا نہیں تو ہمالہ کی چوٹیاں کیڑوں کے گھروندوں سے بھی زیادہ چھوٹی نظر آنے لگیں گی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام میں بعض دفعہ ایسی ہی شوکت نظر آتی ہے جب یُوں معلوم ہوتا ہے کہ خدا آپ کی رگوں میں دوڑ رہا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں ؎

جو خُدا کا ہے اُسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے رُوبۂ زار و نزار

اس لئے

آپ خُدا کے شیر بنیں

اور وہ طاقت حاصل کریں جب سے ان کے اردگرد دنیا کی طاقتوں کو اس بات کی توفیق نہیں مل سکتی کہ وہ آپ پر ہاتھ ڈال سکیں۔ آپ کسی بھی مُلک کے باشندے ہوں، آپ دیکھیں گے کہ خدا آپ کو غیر معمولی طاقتیں عطا کرے گا۔ اور یہ کہ آپ کے دُشمنوں کا، خدا دُشمن بن جاتا ہے۔ اور آپ کے دوستوں کا دوست بن جاتا ہے۔ موسیٰؑ میں تو طاقت نہیں تھی کہ وہ فرعون کا سر نیچا کرے۔ لیکن موسیٰؑ کے خُدا میں طاقت تھی اور اُس نے اِس شان کے ساتھ فرعون کے تکبر کو توڑا ہے کہ آج تک تاریخ میں وہ عبرت کا نشان بنا ہُوا ہے۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں تو یہ طاقت نہیں تھی کہ کسریٰ کی حکومت کو پارہ پارہ کر دیتے۔ آپؐ کو تو کسریٰ اس قدر کمزور دیکھ رہا تھا اور اتنا بے حقیقت سمجھ رہا تھا کہ اُس نے اپنے ایک معمولی گورنر کو یہ حکم دیا کہ ایک سپاہی بھیج کر اُسے پکڑ کر بلواؤ اور اس کو ہلاک کر دو۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں یمن کے گورنر کا وہ ایلچی جو کسریٰ کا نمائندہ تھا حاضر ہُوا تو اکیلا تھا۔ اس کے پاس کوئی ہتھیار نہیں تھے۔ اور اس میں دراصل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حد سے زیادہ (نعوذ باللہ) تذلیل کرنے کی کوشش کی گئی تھی کہ ہمیں تو تمہارے پاس کوئی ہتھیار بند سپاہی بھیجنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ تمہیں پیغام ملے گا اور تمہیں لازماً حاضر ہونا پڑے گا۔ چنانچہ ایلچی نے آکر یہی پیغام دیا کہ ہمارے شہنشاہِ عالم کسریٰ نے حکم دیا ہے ہمارے گورنر کو کہ تمہیں بلوائیں۔ اِس لئے میں پیغام دینے آیا ہوں کہ آپ اُن کے دربار میں حاضر ہو جائیں۔ آپؐ نے فرمایا تم اپنے شہنشاہ کے حکم کے پابند ہو لیں

خُدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
هُوَ النَّاصِرُ
کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں!
الرؤف جیولرز
۱۶۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ، حیدری، شمالی ناظم آباد۔ کراچی
(فون نمبر:۔ ۶۱۷۰۶۹)

اپنے شہنشاہ کا استقبال

[illegible] کہ اللہ [illegible] کو کوئی فیصلہ نہیں کر دیا گا۔ [illegible] ایک حقیر فانی [illegible] جو دنیا کیا تھا۔ اور کہیں گے یہ [illegible] حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس ایلچی کو جواب دیا [illegible] اگر [illegible] تمہارے [illegible] قتل کر دیا جاتا [illegible] کر [illegible] شہنشاہ کسریٰ کی طرف [illegible] پیغمبر [illegible] وقت [illegible] کسریٰ [illegible] چکا تھا [illegible] یہ پیغام [illegible] آپ کے [illegible] گستاخیوں کی وجہ سے [illegible] شہنشاہ [illegible] جب [illegible] کا فیصلہ کرتا ہے [illegible] حضرت [illegible] ہوتا ہے کہ [illegible] ایک [illegible] ذلت میں [illegible] جاتی ہے۔

اس [illegible] اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو [illegible] اور اپنے [illegible] شان [illegible] اس لئے آپ کے [illegible] غیب پر ایمان [illegible] [illegible] دل [illegible] ہے لیکن یہ ایک ایسی بڑی ہستی ہے کہ اپنی عظمت [illegible] سے ادنیٰ دل میں اترنے کے لئے تیار بیٹھی ہے۔ [illegible] انسان [illegible] کوئی عاجز [illegible] اس [illegible] نہیں ہو سکتا کہ میں اس عظیم الشان ذات کو اپنے پاس آنے کی دعوت دوں جو میرے مقابل پر اتنی عظمت رکھتا ہے کہ کوئی نسبت قائم نہیں ہو سکتی۔ اس بات پر جب ہم غور کرتے ہیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ دل کی عظمت دراصل دل کے [illegible] اور دل کی وسعت کی عظمت ہوا کرتی ہے چنانچہ

اللہ تعالیٰ کی عظمت کی اصل شان

یہ ہے کہ وہ تمام [illegible] کا [illegible] ہونے کے باوجود [illegible] رکھتا ہے کہ فرماتا ہے کہ وسعت رحمتی کل شیء کہ میری رحمت ہر دوسری چیز پر حاوی ہو گئی ہے [illegible] بالا ہے میری رحمت اور میری شفقت۔ پس آپ نے اس [illegible] کا اعلان ہے وسعت رحمتی کل شیء [illegible] کرو آنے کے لئے تیار بیٹھا ہے [illegible] حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے [illegible] تجربہ کیا [illegible] الفاظ میں بیان [illegible] بندہ خدا کی طرف ایک بالشت [illegible] کی طرف بڑھتا ہے اور جب انسان قدم [illegible] اس کی طرف [illegible] دوڑتا ہوا اس کی طرف بڑھتا ہے [illegible] صلی اللہ علیہ [illegible] بار [illegible]۔

پس [illegible] اس [illegible] کسی [illegible] کیلئے کوئی عذر [illegible] نہیں [illegible] بازو [illegible] اگر تم مجھے [illegible] دل [illegible] کا [illegible] گا کس طرح پوری کرنی [illegible] وقت بہت تیزی سے [illegible] اور ہم اپنے [illegible] [illegible] اور یہ [illegible] نکلا [illegible] اے خدا تو [illegible] اپنے فضل [illegible] میں ملاقات کر [illegible]۔

[illegible] کہ اسے خدا!

[illegible] ہر احمدی [illegible]۔ اور [illegible] میرے دل کی ہر دھڑکن ہر احمدی

کو پالیا۔ اور ہر سینہ میں اپنے دین کی خدمت کی ایک آگ لگا دے وہ ہر طرف سے اُس روشنی کی طرف [illegible] جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی ہے۔ اور جس طرح پروانے آگ کو جلتا ہوا دیکھتے اور بے تحاشا اس طرف دوڑتے اور اڑتے ہوئے وہاں پہنچتے ہیں۔ اور اس بات کی پرواہ نہیں کرتے کہ وہ جل جائیں گے اسی طرح [illegible] محبت سے مجبور ہو کر بے اختیار اس روشنی کی طرف لپکے۔ خدا کرے کہ [illegible] ہی ہو۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ

جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو

یہ خدا کا کلام ہے اور اگر آپ اس کو آزما کر دیکھیں گے تو یقیناً ہمیشہ اس کو سچا ہوتا دیکھیں گے۔"

٭

ایک مخالف سلسلہ محترمہ خاتون کا قبول حق

محترمہ سرور سلطانہ بیگم صاحبہ بنت رحمت اللہ خان صاحب سکنہ سلطان پور کوہاڑی مظفر آباد راجہ [illegible] اللہ خان صاحب مرحوم ذیلدار علاقہ یاری پورہ سکنہ نورہ منی کے ساتھ بیاہی تھیں یہ غیر احمدی گھرانہ سلسلہ کی مخالفت کا مرکز تھا۔ علاقہ بھر کے مخالف علماء یہاں آکر قیام کیا کرتے تھے۔ خود موصوفہ سخت پیر پرستی اور اوہام پرستی کا شکار تھیں جس کی وجہ سے اب تک علاقہ کے لوگ مختلف مقاصد کے حصول کی غرض سے آپ کے پاس دعاؤں وغیرہ کے لئے آتے تھے۔ اس خاندان میں یہ دستور چلا آرہا ہے کہ یہ اپنے بچوں کے رشتے اپنے ہی خاندان میں کرتے ہیں۔ موصوفہ کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی۔ البتہ دو بیٹیاں تھیں جو خاندانی دستور کے مطابق راجا خاندان کے دو احمدی بھائیوں یعنی مکرم راجہ نعیم احمد خان صاحب اور مکرم راجہ بشیر احمد خان صاحب ابن مکرم راجہ محمد عبداللہ خان صاحب سکنہ برازلو سے بیاہی تھیں۔ یہ دونوں بھائی چونکہ موصوفہ کے پاس گھر داماد بن کر رہے اس لئے اُن کی وجہ سے گھر میں احمدیت کا [illegible] بھی آنے لگا۔ سرور سلطانہ بیگم صاحبہ ہمیشہ جماعت کے لٹریچر اور اخبار کے مطالعہ سے منع کرتیں۔ اور مسلسل تبلیغ کے باوجود جماعت کی مخالفت پر کمر بستہ رہتیں۔

سنہ ۱۹۸۲ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمۃ اللہ تعالیٰ کی وفات پر آپ کو خواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی تصویر دکھائی گئی۔ اور بتایا کہ ان کے ذریعہ اسلام کی عظیم الشان خدمت ہوگی۔ نیز یہ کہ یہی جماعت احمدیہ کے امام ہیں۔ مگر یہ واضح اشارہ ملنے کے باوجود آپ کو انشراح صدر حاصل نہ ہوا۔

امسال جب محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ یاری پورہ تشریف لائے تو محترمہ سرور سلطانہ صاحبہ از خود اپنی نواسی کے ہمراہ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اور آپ سے تفصیلی گفتگو کی آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر دکھائی گئی جسے دیکھتے ہی وہ کہنے لگیں کہ یہی وہ تصویر ہے۔ جو مجھے خواب میں دکھائی گئی تھی۔ چنانچہ اُسی وقت آپ کو اللہ تعالیٰ نے انشراح صدر عطا فرمایا اور آپ بعمر قریباً [illegible] سال بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اللہ تعالیٰ آپ کو استقامت بخشے اور آپ کو اپنے فضلوں سے نوازے آمین۔ واضح رہے کہ آپ کے داماد مکرم راجہ نعیم احمد خان صاحب۔ اور مکرم راجہ بشیر احمد خان صاحب بفضلہ تعالیٰ صاحب اولاد ہیں۔ ان کے تمام بچے تعلیم یافتہ اور اکثر برسر روزگار ہیں اور جماعت احمدیہ نونہ [illegible] کے سرگرم رکن ہیں۔

خاکسار عبدالحمید ٹاک صدر جماعت احمدیہ

[illegible]

٭

خدا تعالیٰ سے اظہار محبت کا ایک طریق یہ ہے کہ اُس کی راہ میں مال خرچ کیا جائے
خلیفہ وقت کی طرف سے مقررہ شرح کے مطابق چندہ ادا کرنا موجب خیر و برکت ہے
(ناظر بیت المال آمد۔ قادیان)

روزنامہ "دکن ہیرالڈ" کی ایک شر انگیز خبر
اور
جماعت احمدیہ بنگلور کی طرف سے اُس کی تردید

بنگلور سے شائع ہونے والے انگریزی روزنامہ "دکن ہیرالڈ" (DECCAN HERALD) مجریہ ۱۲ اگست ۱۹۸۳ء نے سرینگر میں مقیم اپنے نمائندہ کے حوالے سے MIRZAIS SEEK MINORITY TAG (مرزائیوں کو اقلیت کے دم چھلہ کی جستجو) کے زیر عنوان ایک انتہائی شر انگیز اور بے بنیاد خبر شائع کی تھی، کی تردید میں مکرم محمد شفیع اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ بنگلور کی طرف سے اخبار کے ایڈیٹر کے نام ایک مکتوب تحریر کیا گیا جو معاصر مذکور مجریہ ۶ ستمبر ۱۹۸۳ء کے ایڈیٹر کی ڈاک کے کالم میں "احمدی مسلمان" کے عنوان سے شائع ہوا۔ روزنامہ "دکن ہیرالڈ" کی شر انگیز خبر اور جماعت احمدیہ بنگلور کی طرف سے شائع ہونے والے تردیدی بیان کا اردو ترجمہ مکرم منظور احمد خان صاحب سوز ایم اے وکیل المال تحریک جدید قادیان کے تعاون سے ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے ——— (ادارہ)

روزنامہ "دکن ہیرالڈ" کی شر انگیز خبر

سرینگر ۱۲ اگست کشمیری مسلمانوں کی سماجی اور مذہبی تنظیم جماعت علماء اسلام نے صوبائی اور مرکزی حکومتوں کو پُر زور تاکید کی ہے کہ وہ مرزائیوں (مسلمانوں کا احمدیہ فرقہ) کو ہندوستان میں پاکستان کی طرح مسلم اقلیت قرار دیں۔

ایک کانفرنس جس میں کشمیر کے مختلف مذاہب کے علماء اسلام شامل تھے انہوں نے مطالبہ کیا کہ ملک کی آئندہ مردم شماری یا کسی اور سرکاری ریکارڈ میں ان مرزائیوں کو مسلمانوں کی فہرست میں شامل نہ کیا جائے۔ کیونکہ یہ اسلام کے دائرہ سے خارج ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مرزائیوں کی تعداد جو ہندوستان میں لاکھوں پر مشتمل ہے اہل سنت کے اکثریتی فرقہ سے نبوت کے تصور اسلام سے اختلاف رکھتی ہے اور یہ امر سب پر روشن ہے۔ سُنّی (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس دنیا میں آخری نبی کے طور پر تصدیق کرتے ہیں جب کہ مرزائی ایسا نہیں کرتے بلکہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کے مذہبی پیشوا (حضرت) مرزا غلام احمد (علیہ السلام) (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد دیگر نبی کے طور پر مبعوث ہوئے۔

جماعت احمدیہ بنگلور کی تردید

جناب! ہم احمدیہ مسلم فرقہ کے افراد آپ کے اخبار میں سری نگر کے نامہ نگار کی مرسلہ خبر "مرزائیوں کو اقلیت کے دم چھلہ کی جستجو" پر اظہار افسوس کرتے ہیں جو نہ صرف غلط، بے بنیاد اور فساد انگیز ہے بلکہ حقیقی ایقان و معتقدات کے لحاظ سے حضرت رسالت اور تمام فرقہ کے مذہبی جذبات کو صدمہ پہنچانے والی ہے۔

خبر کا پہلا اور دوسرا پیراگراف باہم اگر قطعی متضاد ہے۔ کشمیر کی جماعت علماء اسلام کا جماعت احمدیہ کے ساتھ کوئی واسطہ و علاقہ نہیں ہے۔ جماعت علماء اسلام صوبائی اور مرکزی حکومتوں سے احمدیہ فرقہ کو پاکستان کی مانند ہندوستان میں اقلیتی مسلم فرقہ قرار دینے کا مطالبہ کرنے کا کوئی اخلاقی، مذہبی، اور قانونی حق نہیں رکھتی غالباً وہ آگاہ نہیں کہ ہندوستان پاکستان کے برعکس غیر مذہبی جمہوری ملک ہے۔

دوسرا پیراگراف سراسر فساد انگیز اور کینہ پرور ہے۔ جس میں آپ کا نامہ نگار وضاحت کرتا ہے کہ مرزائیوں (احمدی مسلمانوں) نے مطالبہ کیا کہ ملک کی آئندہ مردم شماری یا کسی سرکاری ریکارڈ میں انہیں مسلمانوں کی فہرست میں شامل نہ کیا جائے کیونکہ وہ اسلام کے دائرہ سے باہر ہیں یہ کیا ہی بے بنیاد، بیہودہ اور فتنہ انگیز خبر رسانی ہے۔ احمدی مسلمانوں نے ہمیشہ اس امر کا علی الاعلان اظہار کیا ہے کہ وہی مسلمانوں میں حقیقی اور کھرے مسلمان ہیں۔ چنانچہ کوئی احمدی کبھی یہ مطالبہ یا تجویز پیش نہیں کر سکتا کہ اُن کو مسلمانوں کی فہرست میں شامل کیا جائے۔ یا یہ کہ وہ اسلام کے دائرہ سے باہر ہیں۔

اگرچہ حکومت پاکستان نے احمدیوں کو پاکستان میں غیر اخلاقی اور غیر آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے۔ لیکن احمدیوں نے ہمیشہ اس اعلان کی تردید کی ہے۔ کیونکہ کوئی حکومت یا فرقہ خواہ مذہبی ہو یا سیاسی کسی مسلمان کو غیر مسلم قرار دینے کا اخلاقی یا قانونی حق نہیں رکھتا۔

صدر جماعت احمدیہ مسلم مشن بنگلور

نذرِ خسرو

عجب پُر نور محفل بود شب جائے کہ من بودم
ہمہ انوار نازل بود شب جائے کہ من بودم

ضیائے قلب ہا کامل بود شب جائے کہ من بودم
منور دل با کامل بود شب جائے کہ من بودم

"محمد شمع محفل بود شب جائے کہ من بودم"

عجب دل سوز محفل بود شب جائے کہ من بودم
ہمہ پر سوختہ دل بود شب جائے کہ من بودم

فضائے نور باراں بود شب جائے کہ من بودم
پتنگاں کیش ہر دل بود شب جائے کہ من بودم

محمد شمع محفل بود شب جائے کہ من بودم

تحیر خیز محفل بود شب جائے کہ من بودم
نمی دانم چہ منزل بود شب جائے کہ من بودم

چنا حیرت زدہ دل بود شب جائے کہ من بودم
بگرداگرد بسمل بود شب جائے کہ من بودم

محمد شمع محفل بود شب جائے کہ من بودم

"نمی دانم چہ منزل بود شب جائے کہ من بودم"
بہ ہر جا رقص بسمل بود شب جائے کہ من بودم

بہ غیر مصطفیٰ دیدم عجب بر بار رشاہا نہ
پروانہ نور محفل بود شب جائے کہ من بودم

محمد شمع محفل بود شب جائے کہ من بودم

جناب مصطفیٰ جلوہ فگن بر کرسی سدرہ
حضور اسعدی حائل بود شب جائے کہ من بودم

حضور مصطفیٰ بلغ العلیٰ سعدی چنیں گفتہ
پسند خاطر دل بود شب جائے کہ من بودم

محمد شمع محفل بود شب جائے کہ من بودم

ہمہ بیتاب بودند از شنیدن سخن سعدی را
کہ خسرو نیز قائل بود شب جائے کہ من بودم

محمد شمع محفل بود شب جائے کہ من بودم

★ ـــ ڈاکٹر حبیب احمد حامی فتحگڑھ (یو۔پی)

محترمہ حفیظہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی محمد سلیم صاحب کلکتہ کے تابوت کی بہشتی مقبرہ میں تدفین

محترمہ حفیظہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی محمد سلیم صاحب مرحومہ کا تابوت کلکتہ سے مورخہ ۲۰ کو بہشتی مقبرہ میں تدفین کی غرض سے قادیان لایا گیا تھا جب بعض امور کی تکمیل کے لئے امانتاً دفن کر دیا گیا خاص منظوری کی کاروائی مکمل ہونے پر مورخہ ۲۰ کو ان کی تدفین بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابیات میں کی گئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے اجتماعی دعا کروائی اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے، بلندی درجات سے نوازے اور پسماندگان کا حامی و مددگار ہو آمین۔

(ادارہ)

بقیہ صفحہ ۱۲

... بعدہ آپ کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی۔ [illegible] محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ، محترمہ نصرت اللہ بیگم صاحبہ گھٹیالیاں [illegible] فہرست گرلز کالج اور محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ نائیبہ نصرت گرلز ہائی سکول نے اپنے اپنے شعبہ کی طرف سے آپ کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کئے محترمہ عائشہ شریف صاحبہ نے اپنے قبول احمدیت کے حالات بیان کرنے کے بعد لجنہ اماء اللہ امریکہ کی مساعی سے آگاہ کیا۔ آخر میں مسز مینا نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ میں جماعت احمدیہ کے بارہ میں ایک مضمون لکھنا چاہتی ہوں۔ یہاں آکر مجھے اس مضمون کے لئے کافی معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ آپ نے اپنی تقریر میں احمدیہ ایریا کی صفائی اور احمدی مستورات کے نظم و نسق کو بطور خاص سراہا۔ اور جلسہ سالانہ کے موقعہ پر دوبارہ آنے کا وعدہ کیا۔ اجتماعی دعا کے بعد یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی اور مسز مینا جماعت احمدیہ کے بارہ میں خوشگوار تاثرات لیکر گورداسپور کے لئے ...

آل کشمیر خدام الاحمدیہ کے پانچویں دو روزہ سالانہ اجتماع کا کامیاب انعقاد

وادی کی چودہ مجالس سے کثیر نمائندگان کی شرکت اور مختلف علمی و ورزشی مقابلوں کا پروگرام

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب محمود مبلغ آسنور

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجالس خدام الاحمدیہ وادی کشمیر کا پانچواں سالانہ اجتماع ۳ اور ۴ ستمبر کی تاریخوں میں بمقام آسنور منعقد ہو کر اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔

افتتاحی اجلاس

مورخہ ۳ ستمبر بوقت شام زیر صدارت محترم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ افتتاحی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت عزیز محمد الیاس لون نے کی۔ عہد مکرم ماسٹر عبدالحکیم صاحب واقی نائب قائد آسنور نے دہرایا۔ نظم عزیز اعجاز احمد آف یاری پورہ نے پڑھی۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی غلام نبی صاحب انچارج مبلغ صوبہ کشمیر نے کی۔ موصوف نے اجتماع کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے خدام بھائیوں کو نظام سلسلہ کی قدر کرنے اور ہمیشہ خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے کی تلقین کی۔

دوسری تقریر مکرم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل ناظر دعوۃ و تبلیغ کی تھی۔ آپ نے نوجوانوں کو اس زمانہ کے اشتراکی اور سرمایہ دارانہ خیالات سے پیدا شدہ حالات سے باخبر رہنے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ گہرا تعلق پیدا کرنے کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ آپ نے دنیا کی موجودہ حالت اور بے چینی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت دنیا ایک بھیانک جنگ کی تیاری میں ہے جو ذریعہ آلات کے گویا بگڑی ہے اور اب یہ اسلام اور احمدیت کی تعلیم پر عمل پیرا ہو کر ہی نجات حاصل کر سکتی ہے۔ آخر میں آپ نے نوجوانوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف خاص توجہ دلائی۔ تیسری تقریر مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تھی۔ آپ نے خدام کو اپنی جسمانی و روحانی نشو و نما اور پاکیزگی کی طرف توجہ دلائی۔

آپ نے فرمایا کہ روحانیت میں ترقی حاصل کرنے کے لئے نماز اور ذکر الٰہی ایک بہترین اور عمدہ غذا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم خاص طور پر ذکر الٰہی کی پابندی کریں۔

علمی مقابلہ جات

نماز اور کھانے وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد ۹ بجے شب خدام و اطفال کے علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے جو رات ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہے۔ صدارت کے فرائض مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری اور مکرم محترم عبدالحمید صاحب ٹاک نے انجام دیئے۔ آخر میں مکرم غلام نبی صاحب ناظر کی زیر صدارت ایک محفل مشاعرہ منعقد ہوئی جس میں نوجوان احمدی شعراء نے اپنا کلام پیش کیا۔ جو زیادہ تر

ع ذکر خدا پہ زور دے ظلمت دل مٹائے جا

کی طرح مصرعہ پر تیار کیا گیا تھا۔

دوسرا دن

مورخہ ۴ ستمبر کو صبح ۴ بجے نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ بعد نماز فجر محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے قرآن مجید کی آیت یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِیْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ کی روشنی میں جامع درس دیا۔

بعد نماز فجر و درس بقیہ علمی مقابلہ جات کا پروگرام زیر صدارت مکرم مبارک احمد صاحب ظفر صدر جماعت آف ناصر آباد عمل میں آیا۔ نیز پرچہ ذہانت اور مشاہدہ معائنہ کا مقابلہ بھی ہوا۔ ناشتہ سے فراغت کے بعد ورزشی مقابلہ جات لانگ جمپ ہائی جمپ اور کبڈی وغیرہ کی نمائش کا مقابلہ ہوا۔

قائدین کی میٹنگ

اس دوران صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر صدارت وادی کی مجالس کے جملہ قائدین کی میٹنگ ہوئی جس میں مختلف تربیتی اور انتظامی امور کا جائزہ لیا گیا۔ اس میٹنگ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب بھی تشریف لائے تھے۔ آپ نے بھی اپنے مفید نصائح سے مستفیض فرمایا۔

اختتامی اجلاس

موسم کی خرابی کی وجہ سے اختتامی اجلاس اور پہلے دن کے علمی مقابلہ جات مسجد احمدیہ آسنور میں منعقد ہوئے۔ البتہ دوسرے دن موسم صاف ہو چکا تھا اور جلسہ گاہ بھی ہر طرح تیار تھی۔ جس کو خوب سجایا گیا تھا۔ چنانچہ کھانے سے فراغت کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی زیر صدارت اختتامی اجلاس کا آغاز عزیز مظفر احمد ظفر کی تلاوت قرآن مجید سے جلسہ گاہ میں ہی ہوا۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے لوائے احمدیت کی پرچم کشائی فرمائی اور بچوں نے ترانہ پڑھا۔

بعدہ مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا جس کا متن اسی شمارہ میں علیحدہ دیا جا رہا ہے۔

اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد کی تھی۔ آپ نے آیت قرآنی كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کی جامع تشریح کرتے ہوئے خدام بھائیوں کو قرآن مجید سیکھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔

اجلاس کی دوسری تقریر محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے انچارج وقف جدید کی تھی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام کی بے مثال مالی قربانیوں اور ایمان افروز تذکرہ کرنے کے بعد خدام کو مالی قربانیوں میں آگے سے آگے قدم بڑھانے اور اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

تیسری تقریر مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تھی۔ آپ نے بتایا کہ سورۃ فاتحہ کی پہلی آیت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہمیں یہ فلسفہ سکھاتی ہے کہ ہر کام جس کو شروع کیا جائے بتدریج اس کو کمال تک پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ صوبائی اجتماع کے پروگرام اسی وقت کامیاب اور نتیجہ خیز ہو سکتے ہیں۔ جب سارا سال اس کے لئے تیاری کی گئی ہو اور جملہ مجالس نے پہلے مقامی اجتماعات منعقد کر کے اس صوبائی اجتماع کے لئے خدام کو اچھی طرح تیار کیا ہو۔

چوتھی تقریر مکرم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل ناظر دعوۃ و تبلیغ کی تھی۔ آپ نے تقریر کے ابتداء میں سورۃ لقمان کی چند آیات پڑھ کر ان کی جامع تشریح کی۔ اور خدام کو اللہ تعالیٰ پر کامل یقین اور بھروسہ رکھنے اور ذکر الٰہی اور باجماعت نماز ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

پانچویں تقریر مکرم عبدالحمید صاحب ٹاک صدر صوبائی کمیٹی کی تھی۔ آپ نے کشمیری زبان میں خدام کو متعدد قیمتی نصیحتوں سے نوازا۔ اور اس قسم کے اجتماعات اور علمی مقابلہ جات جن سے انسانی ذہنوں کو جلا ملتی ہے ہوتے رہنے پر زور دیا۔

آخر میں مکرم ماسٹر عبدالحکیم صاحب واقی نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے باوجود موسم کی خرابی کے اس اجتماع میں شرکت کی۔ نیز وادی کے جملہ منتظمین حضرات کا جنہوں نے انفرادی یا اجتماعی رنگ میں اجتماع کو کامیاب

بنانے میں مدد دی کا بھی شکریہ ادا کیا۔

تقسیم انعامات و دعا

... محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام میں ازراہ شفقت اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم کئے۔ اور خدام کو ایک قیمتی خطاب سے نوازا۔ آپ نے فرمایا کہ مومن کے ہر کام کی ابتداء اور انتہاء اللہ تعالیٰ کے نام سے ہوتی ہے۔ ہم نے اس اجتماع کو اللہ کے نام سے شروع کیا تھا اور اب اللہ تعالیٰ کے نام سے اس اجتماع کو ختم کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ مومن کی کوشش تب ہی نتیجہ خیز ہوتی ہے جب اسے اللہ تعالیٰ پر کامل یقین ہو۔ ہم نے ان ایام میں جو کچھ سیکھا یا کیا یا حاصل کیا وہ تب ہی مفید ہو سکتا ہے کہ ہمارا قدم تیزی کے ساتھ ترقی کی راہ پر گامزن ہو۔

محترم موصوف نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ہمیں اس سالانہ اجتماع کے لئے جو پیغام ارسال کیا ہے اس میں آپ نے ہمیں اپنی ذمہ واریوں کو احسن رنگ میں ... اور اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے احمدیت کے ذریعہ اسلام کا جو عالمگیر غلبہ مقدر کیا ہے اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام جس کے مقدر میں کامیابی لکھی گئی ہے۔ آپ نے اس کی طرف لوگوں کو بلانا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو علم عطا فرمایا ہے اس سے لوگوں کو روشناس کرانا ہے اس لئے اس علم کو لوگوں کے سامنے پیش کرنے سے پہلے خود ہمیں اس سے بہرہ ور ہونا پڑے گا اور اس کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنی ہوں گی۔ اس کے لئے نیک نمونہ و اعلیٰ اخلاق پیدا کرنے کی کوشش بھی ... کی ضرورت ہوگی تا کہ ہم اپنے اندر ... انقلاب پیدا کر سکیں ... کو ... اور خود ... ہو کر دوسروں کو بھی نمونہ بن سکیں ...

محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کے زرین خطاب اور دعا کے بعد اجتماعی ... یہ بابرکت روحانی اجتماع بخیر و خوبی ... پذیر ہوا۔

درخواست دعا

مکرم محمد یوسف صاحب شیخ ... مسجد کے لئے ایک قطعہ اراضی ... اور بزرگان سلسلہ سے ... پریشانیوں کے ازالہ ... کے لئے درخواست دعا ... مسماۃ ... المومن ...

پیغام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بر موقعہ سالانہ اجتماع مجالس خدام الاحمدیہ کشمیر منعقدہ اکتوبر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

میرے پیارے اور عزیز بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

الحمد للہ کہ خدام الاحمدیہ کشمیر ستمبر کی تین اور چار تاریخ کو کنونشن منعقد کر رہی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کنونشن کو بابرکت اور کامیاب بنائے۔ نیز آپ کو کثرت سے دعائیں کرتے ہوئے اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے دور رس نتائج کے حامل فیصلے کرنے کی سعادت عطا کرے۔ آمین۔

میرے عزیزو!! آپ کے اس کنونشن کا ایک اہم مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لئے آپ میں ایک نیا عزم اور ولولہ پیدا ہو۔ خدمت اسلام کے لئے آپ کے اندر ایک انقلابی روح کروٹ لے اور نیکیوں کے ہر میدان میں آپ عزم و ہمت کے ساتھ ایک دوسرے پر سبقت لے جانے میں کوشاں رہیں۔

یہ امر ہمیشہ مدنظر رکھیں کہ آپ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق ملی ہے اور اس طرح آپ کو اسلام واحمدیت کے خدام ہونے کا اعزاز عطا ہوا ہے پس اے جوان ہمت خدام احمدیت! سنو کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کے لائحہ عمل اور آپ کی منازل کا تعین یوں فرمایا ہے۔

أَعْلَى الْمُهَيْمِنُ هِمَمَنَا فِي دِينِهِ
نَبْنِي مَنَازِلَنَا عَلَى الْجَوْزَاءِ
نَسْعَى كَفِتْيَانٍ بِدِينِ مُحَمَّدٍ
لَسْنَا كَرَجُلٍ فَاقِدِ الْأَعْضَاءِ
نِلْنَا ثُرَيَّا السَّمَاءِ سَمْكَهَا
لِنَرُدَّ إِيمَانًا عَلَى الْغَبْرَاءِ

کہ خدائے مہیمن نے اپنے دین کی خدمت کے لئے ہماری ہمتوں کو بلندیاں اور رفعتیں عطا کی ہیں۔ اور ہم اپنی منزلوں کی بنیاد جوزا ستارے پر رکھتے ہیں۔ دیکھو! دین محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اشاعت کے لئے ہم جوانوں کی طرح کام کرتے ہیں اس راہ میں ہمیں نہ تھکاوٹ کا احساس ہوتا ہے نہ کمزوری کا اور ہم کمزور قویٰ کے انسان ہی نہیں۔ دین اسلام کی خاطر سعی و کوشش بجا لاتے ہوئے ہم نے ثریا ستارے کی بلندیوں کو جا لیا ہے۔ اور مقصد صرف یہ ہے کہ حقیقی ایمان اس کرہ ارض پر پھر سے قائم ہو۔

پس اے اسلام واحمدیت کے جاں نثارو! پر ولولہ دل کے ساتھ اس مقصد کے پانے کے لئے آگے بڑھو اور اس مراد کے حصول کے لئے ہر چھوٹی اور بڑی قربانی خدا کی راہ میں بطیب خاطر بجا لاؤ۔ اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرو تا زمین پر ایک پاک انقلاب پیدا کر سکو۔ دیکھو یہ زمانہ غلبۂ اسلام کا زمانہ ہے اور یہ دشمنہ کام کا وقت ہے۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ آپ کو سناتا اور آپ سب کے لئے دعا کرتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں:-

"عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ تم ایسے برگزیدہ نبی کے تابع ہو کر کیوں ہمت ہار تے ہو؟ تم اپنے وہ نمونے دکھلاؤ جو فرشتے بھی آسمان پر تمہارے صدق و صفا سے حیران ہو جائیں اور ... بھیجیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ تمہارے دلوں کے اندر ایسی تبدیلی پیدا ہو کہ زمین کے تم ستارے بن جاؤ اور زمین اس نور سے روشن ہو جو تمہارے رب سے تمہیں ملے۔ آمین ثم آمین۔" (ماخوذ از کشتی نوح)

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور ہمیشہ اپنی رضا اور خدمت کی راہوں پر ... اور جواں عزم کے ساتھ آگے قدم بڑھانے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

والسلام مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع

منقولات!

سب مسلمان بھائی بھائی ہیں

مشہور حنفی عالم اور مسیح مقدس لبنانی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں ایک دن قاضی محتار کا [illegible] گیا۔ وہ نہایت دیندار اور زبردست عالم تھے جن علماء دمشق سے میں نے دوران سیر و سیاحت ملاقات کی ان سب میں قاضی محتار سب سے زیادہ صاحب دین و دیانت اور اہل علم تھے۔ ان کی مجلس میں امت کے باہمی اختلاف اور مسلمانوں کے فرقوں میں باہمی تعصب کی بات چلی تو انہوں نے کعبہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا:-

جو لوگ اس قبلہ کی طرف نماز پڑھتے ہیں وہ سب ہمارے مسلمان بھائی ہیں۔ اسی طرح میں نے امام ... مرزوقی کو دیکھا جو نہایت دیندار امام تھے۔ وہ شافعی ہونے کے باوجود وترکی نماز تین رکعت ایک سلام سے پڑھتے تھے۔ کیونکہ اس میں حضرت امام ابو حنیفہؒ کے مسلک پر عمل کرتے تھے۔ ایک مرتبہ شیخ ابو الطیب نے ... فرماتے ہوئے سنا گیا کہ ...

ہر امام نے اجتہاد کیا ہے اور ہر امام معتبر اور مستند ہے اور تعصب و فتنہ جیسے تم دیکھ رہے ہو ... جاہلوں اور جہالت کرنے والے واعظوں اور قصہ گو لوگوں نے برپا کر رکھا ہے اور ... سے بتایا کہ صلح پسند اور تعصب و فتنہ سے دور رہے۔

آج بھی امت میں مذہبی جھگڑے اور باہمی منافرت کی بیج ان ہی جاہل واعظوں کم ظرف داستان گوؤں اور بے کیف و کم ملاؤں کی وجہ سے امت کے کھیت میں پڑتا ہے اور یہی اس کی آبیاری اور نگہداشت کرتے ہیں تاکہ ان کا دھندہ چلتا رہے۔ جو مسلمان محققین ہیں وہ اس تعبیری اور اجتہادی فرق کو سمجھتے ہیں۔ وہ کسی ایک مسلک پر عمل کرتے دوسرے کو بھی برحق سمجھتے ہیں اور بات بات پر کفر و اسلام کی بحث نہیں چھیڑتے ہیں۔ اس قسم کی مصیبت دوسرے ممالک عرب و افریقہ وغیرہ میں نہیں ہے۔ علمائے اسلام کو مذکورہ بالا تصریحات پر غور کرنا ہے۔ اور ان جھگڑوں سے ... کر مسلمانوں کے خیر خواہ بنیں۔ بدخواہی اور بد اندیشی بڑی خراب شئے ہے۔

مصر میں ایک عالم کی عبارت کچھ مبہم سی تھی۔ اور اس سے کفر کا پہلو نکل سکتا تھا۔ چنانچہ اس وقت کے مصری علماء نے اس کی تکفیر کا فتویٰ دیا اور اس بے چارے کی گردن مارنے کا انتظام ہونے لگا۔ اس وقت مصر کا بادشاہ سلطان چقماق تھا۔ اس نے کہا کہ کوئی اور عالم باقی رہ گیا ہے جس نے اس کی تکفیر کا فتویٰ نہیں دیا ہے۔ لوگوں نے بتایا کہ ہاں! صرف شیخ جلال الدین محلی شارح منہاج رہ گئے ہیں۔ سلطان نے ان کو بلا بھیجا۔ امام جلال الدین محلی نے آکر ان تمام علماء سے پوچھا کہ اس آدمی کو کافر قرار دینے کی دلیل آپ کے پاس کون سی ہے۔ اس پر شیخ صالح بلقینی نے بڑھ کر کہا کہ میرے والد شیخ سراج الدین بلقینیؒ نے اس طرح کی ایک عبارت پر یہی فتویٰ دیا تھا۔ امام جلال الدین محلی نے یہ سنکر فرمایا:-

"اے لڑکے! تم چاہتے ہو کہ اپنے باپ کے فتویٰ پر ایک مسلمان موحد کو جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے قتل کر دو۔ اس شخص کی زنجیر کھول دو۔"

چنانچہ اس بے چارے کے ہاتھ پاؤں سے لوہے کی زنجیریں کھول دی گئیں۔ اور امام جلال الدین محلی اس کا ہاتھ پکڑ کر باہر لے گئے۔ سلطان دیکھتا رہا مگر کسی کی جرأت نہیں ہوئی کہ ان کا پیچھا کرے۔

امام جلال الدین محلی ... ہیں جنہوں نے پہلے قرآن کریم کی تفسیر لکھی اور ... لکھ سکے۔ بعد میں ... امام جلال الدین سیوطی نے پوری کی اور آج تفسیر جلالین کے نام سے ... ہے۔ ... کی سیر۔

... اگر اس واقعہ سے سبق لے سکتے ہیں تو لیں اور مسلمانوں ... وہ اس سزا سے بچ نہیں سکتے۔

(... مشرق کلکتہ ۱۰ جون ۱۹۸۳ء صفحہ ۳)

ولادت

[illegible] ... کی بچی عزیزہ مبارکہ بیگم سلمہا ... [illegible] ... اور ... ستمبر ۱۹۸۳ء ... [illegible] ... دے اور گرنے ... دار بنائے ... [illegible] ... اسلام دین بنائے اور ... عمر ... [illegible] ... کو بھی اپنا حفاظت ... رکھے اور ... [illegible]

... اپنا ... کم ... آمین!

لاہور تاریخ احمدیت کے آئینہ میں

از مکرم عبد المالک صاحب نمائندہ بدر / تشحیذ الاذہان لاہور

(۱) — حضرت مسیح موعود علیہ السلام پہلی مرتبہ لاہور میں اس وقت تشریف لائے جب ۱۸۵۷ء کے غدر کے بعد لفٹیننٹ گورنر پنجاب نے رؤسائے پنجاب کو مع ان کے لڑکوں کے اپنی ملاقات کے لئے بلایا چنانچہ حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب اپنے دونوں بیٹوں یعنی مرزا غلام قادر صاحب اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ساتھ لے کر لاہور تشریف لائے۔

(کتاب تاریخ احمدیت لاہور ص۱ مؤلفہ مکرم شیخ عبد القادر صاحب سوداگرمل مرحوم)

(۲) — دعویٰ ماموریت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام سب سے پہلے ۳۰ جنوری ۱۸۹۲ء کو علماء، پیروں، فقیروں اور گدی نشینوں پر اتمام حجت کے لئے لاہور تشریف لائے اور منشی میراں بخش صاحب مرحوم کی کوٹھی واقعہ چونے منڈی میں قیام فرمایا۔ سب سے پہلا لیکچر آپ نے ۳۱ جنوری کو دیا۔

(حیات احمد جلد سوئم ص۲۰۸)

(۳) ۱۵ جنوری ۱۹۰۳ء کو حضور علیہ السلام قادیان سے روانہ ہوئے۔ راستے میں بمقام لاہور مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۰۳ء کو حضور علیہ السلام کو یہ الہام ہوا:

اُریک برکات من کل طرف۔

یعنی میں تجھے ہر ایک پہلو سے برکتیں دکھلاؤں گا۔

(تاریخ احمدیت لاہور ص۱۳۵)

(۴) — حضرت مسیح موعود علیہ السلام آخری سفر لاہور کے لئے مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۰۸ء کو روانہ ہوئے جب حضور بٹالہ پہنچے تو معلوم ہوا کہ آج ریزرو گاڑی کا انتظام نہیں ہو سکتا اس پر آپ نے پہلے تو واپس قادیان جانے کا ارادہ فرمایا مگر کچھ سوچ کر بٹالہ میں ہی ریزرو گاڑی کے انتظار میں ٹھہر گئے۔ ۲۹ اپریل ۱۹۰۸ء کو جو گاڑی ملی آپ اس میں لاہور روانہ ہوئے۔ لاہور میں آپ نے خواجہ کمال الدین صاحب کے مکان پر قیام فرمایا۔

(کتاب تاریخ احمدیت لاہور ص۵۲)

(۵) — ۹ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لاہور میں درج ذیل الہام ہوا۔

اَلرَّحِیْلُ ثُمَّ الرَّحِیْلُ۔ اِنَّ اللّٰہَ یَحْمِلُ کُلَّ حِمْلٍ۔

یعنی کوچ اور پھر کوچ۔ اللہ تعالیٰ سارا بوجھ خود اٹھائے گا۔

(الحکم جلد ۱۲ نمبر ۳۵، بدر جلد ۷ نمبر ۲۱)

(۶) — ۲۰ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں یہ الہام ہوا:

الرحیل ثم الرحیل والموت قریب

یعنی کوچ کا وقت آگیا ہے۔ ہاں کوچ کا وقت آگیا ہے اور موت قریب ہے۔

(بدر جلد ۷ نمبر ۲۲)

(۷) — ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور ہی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہوا۔ (کتاب سلسلہ احمدیہ ص۱۸۳ تا ۱۸۵ مؤلفہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ)

(۸) — لاہور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر سب سے پہلے ایمان لانے والے حضرت مولوی رحیم اللہ صاحبؓ تھے جو مسجد کوچہ سیٹھاں بالمقابل تلاب آب رسانی لنگے منڈی بازار کے امام الصلوٰۃ تھے۔ (تاریخ احمدیت لاہور ص۷)

(۹) — خاندانوں میں سب سے پہلا خاندان جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو قبول کیا حضرت میاں چراغ دین صاحب رئیس لاہور کا خاندان ہے۔

(تاریخ احمدیت لاہور ص۴۸)

(۱۰) — لاہور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پہلا فوٹو کرم دین لعل فوٹو گرافر انارکلی لاہور نے لیا تھا جسے حضرت میاں معراج دین صاحب عمرؓ نے خریدا اور اس کی کاپیاں کروا کر جماعت میں فروخت کی تھیں۔ (تاریخ احمدیت لاہور ص۹۶)

(۱۱) — مسجد احمدیہ دہلی دروازہ پہلی مسجد ہے جسے جماعت احمدیہ لاہور نے اپنے خرچ پر تعمیر کیا۔

(تاریخ احمدیت لاہور ص۲۶۵)

(۱۲) اپریل ۱۹۱۹ء کے قریب محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب لاہور منتقل ہو گئے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جماعت لاہور کی تنظیم کو مستحکم کرنے کے لئے آپ کو لاہور کی جماعت کا امیر مقرر فرمایا۔ آپ کے تقرر سے پہلے جماعت میں امارت کا عہدہ نہیں ہوا کرتا تھا۔

(تاریخ احمدیت لاہور ص۲۶۶)

(۱۳) — لاہور میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ قریباً بارہ سال کی عمر میں اپنے بڑے بھائی مولوی سلطان احمد کے ہمراہ ۱۸۵۳ء میں تشریف لائے۔ (حیات نور ص۱۱)

(۱۴) — لاہور میں حضرت مصلح موعودؓ کو ۵/۶ جنوری ۱۹۴۴ء کی درمیانی شب بذریعہ رویا محترم شیخ بشیر احمد صاحب کی کوٹھی واقع ۱۳ ٹمپل روڈ میں خدا تعالیٰ نے یہ خبر دی کہ

"میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں اور میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعے اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا اور توحید دنیا میں قائم ہو گی۔"

(روزنامہ الفضل ۱۸ فروری ۱۹۴۴ء)

(۱۵) — لاہور سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا۔

"لاہور میں ہمارے پاک ممبر موجود ہیں"

(تذکرہ ص۷۶۳)

(۱۶) — لاہور میں ۶ جنوری ۱۹۴۴ء کو موجود تمام اصحاب مسیح موعود علیہ السلام کا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ساتھ پہلا فوٹو ہوا۔

(تاریخ احمدیت لاہور ص۵۲۰)

(۱۷) — قادیان سے ہجرت کے بعد پہلی عید حضرت مصلح موعودؓ نے منٹو پارک (اقبال پارک) لاہور میں پڑھائی۔

(تاریخ احمدیت لاہور ص۵۴۲)

(۱۸) — مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے پہلے قائد مکرم مرزا رحمت اللہ صاحب مرحوم تھے۔

(تاریخ احمدیت لاہور ص۶۰۹)

(۱۹) — جماعت احمدیہ لاہور میں پہلے مبلغ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ تھے آپ ۱۰ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور پہنچے۔

(تاریخ احمدیت لاہور ص۶۱۱)

(۲۰) — لاہور میں لجنہ اماء اللہ کا قیام ۱۹۲۲ء میں ہوا۔ (تاریخ احمدیت لاہور ص۵۵۶)

(۲۱) — لاہور میں تقسیم ملک کے بعد پہلی مرتبہ جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۴ مارچ ۱۹۴۹ء کو وائی ایم سی اے ہال میں ہوا جس کی صدارت جناب مولوی غلام محی الدین صاحب قصوری سینئر ایڈوکیٹ فیڈرل کورٹ نے فرمائی اور سیکرٹری پروفیسر سلطان محمود شاہد ایم ایس سی تھے۔ (تاریخ احمدیت لاہور ص۵۵۱)

(۲۲) — قادیان سے ہجرت کے بعد الفضل کا پہلا پرچہ ۱۵ ستمبر ۱۹۴۷ء کو لاہور سے شائع ہوا۔ (تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد دوم ص...)

(۲۳) — ۱۹۲۱ء میں احمدی خواتین لاہور کا پہلا جلسہ سالانہ ہوا۔

(تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد اول ص۵۲)

"وصال ابن مریم" کا تامل ترجمہ

نظارت دعوۃ و تبلیغ کے زیر اہتمام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب "وصال ابن مریم" کا تامل زبان میں ترجمہ کرنے کی توفیق خدا تعالیٰ نے خاکسار کو عطا فرمائی۔ اس کتاب میں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مخصوص دلنشین اور پُر اثر انداز میں وفات حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر سیر حاصل روشنی ڈالی ہے۔ ۹۲ صفحات پر مشتمل اس کتاب کی قیمت صرف ۲/- رکھی گئی ہے۔ جو مندرجہ ذیل پتہ سے دستیاب ہو سکتی ہے۔

محمد عمر مبلغ انچارج

Ahmadiyya Muslim Mission. MADRAS. 600024

درخواست دعا

مکرم شفیق احمد صاحب سندھی قادیان کی اہلیہ صاحبہ کا مورخہ ۱۱/۷/۸۳ کو حیدرآباد میں آپریشن ہونے والا ہے۔ انہوں نے ۲۵/- بطور صدقہ ارسال کئے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اہلیہ کے آپریشن کو کامیاب کرے اور صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ناظر بیت المال (خرچ) قادیان

۲۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم ظفر احمد صاحب گلبرگہ کے کاروبار میں برکت و ترقی اور مشکلات کی دوری کے لئے۔ نیز بہنوئی مکرم قریشی محمد عبد اللہ صاحب تیماپوری کی بحالیٔ ملازمت کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ بشارت احمد حیدر قادیان

شکریۂ احباب اور درخواست دعا

از محترمہ فرحت الٰہ دین صاحبہ بنت محترم حضرت مولانا عبدالمالک خانصاحب مرحوم

مورخہ ۵ راگست ۸۳ء کو ایک ایسا اندوہناک سانحہ رونما ہوا کہ جس نے میرے دل و دماغ کو بُری طرح ماؤف کر دیا ہے۔ اور ابھی تک صدمہ کی شدت سے ذہن ہلکا نہیں ہوا ہے۔ یعنی جماعت احمدیہ کے مخلص فدائی خادم، جید عالم دین، شمع خلافت کے پروانے، سحر طراز مقرر اور میرے انتہائی شفیق اور پیارے ابا جان حضرت مولانا عبدالمالک خانصاحب تبلیغی سفر پر جاتے ہوئے راستہ میں ہی حادثے کا شکار ہو کر وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْہُ وَارْحَمْہُ وَاَدْخِلْہُ فِیْ جَنّٰتِ نَعِیْمِہٖ۔ ایک ماہ سے زائد عرصہ ہوا ہے اس المناک سانحہ کو گزرے پر دل ابھی تک اس تلخ حقیقت کو قبول کرنے سے قاصر ہے کہ واقعی ایسا ہو چکا ہے اور یہ سانحہ میرے ہی پیارے ابا کے ساتھ پیش آیا ہے۔ جانے والا تو بے حد خوش نصیب تھا کہ طاعت و وفا کی راہوں پر قدم مارتے ہوئے رضائے الٰہی پا گیا اور حیاتِ ابدی حاصل کر لی اور جاتے جاتے خلیفۂ وقت کے خراجِ تحسین، کل جماعت احمدیہ کی دعائیں، اور عقیدت و محبت کے آنسو ساتھ لے کر گیا۔ لیکن ہمارے دلوں کو حزین و سوگوار بنا کر چھوڑ گیا۔ ؏

موت برحق ہے مگر اس رنگ میں سوچا نہ تھا
اس قدر جلدی بچھڑ جانیکا اندیشہ نہ تھا
افسوس صد افسوس!

جس زمرے میں آپ کی قضائے الٰہی مقدر ہوئی اس کی عزاداری تو پہلے ہی سے مولائے حقیقی نے اپنے پاک کلام کے ذریعہ مومنوں سے کر دی وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ۔ تاہم دل بے حد مضطرب ہے۔ اور پیارے ابا جان کی جدائی ایک ناقابل برداشت صدمہ ہے میرے لئے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سکھائے ہوئے اب یہ الفاظ میرے بھی ہوں گے ؎

اے میرے دلدار سب سے پیارا
میرے پیارے دل و جاں فدا کر
سب سے پیارے پیدا کرنے والے رب
کی رضا پر صابر و شاکر ہوں۔ اور اسی

کے حضور التجا کرتی ہوں کہ وہ میرے اور میری محزون والدہ صاحبہ اور سوگوار بھائی بہنوں اور تمام رشتہ داروں کے دلوں کو اپنے فضل سے سکینت عطا فرمائے اور صبر جمیل کا حوصلہ دے۔ اور جو نیک نمونہ میرے عظیم والد صاحب مرحوم مغفور ہم سب کے لئے چھوڑ گئے ہیں ہم سب اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق پائیں تا کہ خدا تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو سکیں۔ آمین۔

تمام بہنوں اور بھائیوں سے دعا کی درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرے پیارے والد صاحب کی مغفرت فرمائے اور ان کو اپنے آقا و تاجدار حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے روحانی فرزند حضرت مسیح پاک علیہ السلام اور آپ کے پاک خلفائے کرام کے قرب میں مقام عطا فرمائے اور ان کی تمام اولاد کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر رہے آمین

اس وقت میرے سامنے تاروں اور خطوط کا ایک انبار پڑا ہے جو مرکز قادیان سے نیز ہندوستان کے مختلف شہروں سے موصول ہوئے ہیں۔ جن کے ذریعہ مبلغین کرام، بزرگانِ سلسلہ اور مختلف احباب و خواتین جماعت احمدیہ نے تعزیتی پیغام بھجوائے ہیں۔ اور اس المناک سانحہ پر مجھ سے اور میرے شوہر محترم سے اور بچوں سے نیز دیگر رشتہ داروں سے اظہار ہمدردی کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر بخشے۔ آمین

مَیں اپنے پیارے اور مقدس امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور آپ کی حرم محترم آصفہ بیگم صاحبہ کی شفقت و عنایت کی بے حد مشکور و ممنون ہوں کہ آپ بنفسِ نفیس میرے والدین کے گھر تشریف لائے اور میرے شہید باپ کی پیشانی پر دستِ مبارک رکھ کر زیر لب درود و سلام پڑھا۔ پھر اندر تشریف لاکر میری غمزدہ ماں سے اظہارِ تعزیت فرمایا اور ان سے خلوص و ہمدردی کی باتیں فرما کر ان کے غبارِ خاطر کو ہلکا کیا۔ نیز میری چھوٹی معصوم بہن سے ان لفظوں میں تعزیت فرمائی کہ "جماعت احمدیہ میں کوئی یتیم نہیں ہوتا"۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے اور مقدس امام کو مع آپ کی پیاری بیگم صاحبہ بے حد جزائے خیر دے اور ہمیشہ اپنے بیش از بیش افضال و برکات سے نوازے۔ آپ کے حسنِ سلوک کو ہم سب نہایت درجہ قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

اسی طرح خاندان مسیح پاک کے بزرگوار اللہ وجود یعنی حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی شفقت و محبت کے بھی ہم سب بے حد ممنون ہیں جنہوں نے بذریعہ ٹیلیفون والدہ صاحبہ سے اظہار تعزیت فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کا بابرکت وجود تادیر سروں پر سلامت رکھے اور ہر کمزوری اور بیماری دُور فرما کر تندرستی کی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

علاوہ ازیں دیگر افراد خاندان مسیح پاک تمام صاحبان اور خواتین مبارکہ جنہوں نے بذریعہ تار و خط، بذریعہ فون اور براہ راست ملاقات تعزیت و ہمدردی فرمائی ان سب کا مَیں تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام پاک وجودوں پر اپنی رحمت و برکت کا سایہ رکھے۔ آمین۔

ہندوستان میں خاندان مسیح پاک کے پاک وجود حضرت میاں وسیم احمد صاحب کا سب سے پہلا تعزیتی تار تھا جو مجھے موصول ہوا۔ اس تار سے۔ اور پھر دوسرا تار جو بعد میں محترم ملک صلاح الدین صاحب کا موصول ہوا مجھے پاکستان کا ویزا حاصل کرنے میں بڑی مدد ملی۔ فجزاھما اللہ خیراً۔

اسی طرح محترمہ آپا جان امۃ القدوس بیگم صاحبہ خاتون مبارکہ، جو ان دنوں سکندرآباد تشریف رکھتی تھیں یہ خبر سُنتے ہی آپ سب سے پہلے بنفسِ نفیس میرے غریب خانہ پر تشریف لائیں اور نہایت درجہ تسلی دی اور بہت ہمدردی کی اور میرے پاکستان بھجوانے میں اپنے قیمتی مشورے دیکر مدد و معاون ثابت ہوئیں۔ پھر دلی میں صاحبزادہ میاں وسیم احمد صاحب ملاقات کے لئے تشریف لائے جس کا میرے دل پر بہت اثر ہوا ہے۔ میں ان تمام مقدس وجودوں کی تہہ دل سے مشکور و ممنون ہوں اور ان کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کی اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگتی ہوں۔ حضرت سیدہ آپا جان کے ہمراہ جماعت کی معزز خواتین محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ سیٹھ محمد الیاس صاحب، محترمہ منیرہ آپا صاحبہ اہلیہ سیٹھ رشید صاحب مرحوم و مغفور بھی تشریف لائیں اور تعزیت فرمائی۔ جناب سیٹھ محمد الیاس صاحب بذریعہ فون پیغام تعزیت دیتے رہے نیز انہوں نے میرے پاسپورٹ بنانے میں نہایت ہمدردی کی۔ فجزاھم اللہ خیراً۔ نیز محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ جناب ... صاحب آف سکندرآباد نے بروقت میری مدد کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین۔ علاوہ ازیں ہمارے سلسلہ کے مبلغ محترم حمید الدین صاحب شمس یہ خبر سُن کر فوراً تشریف لائے اور اظہار ہمدردی فرمایا فجزاہ اللہ خیراً۔ نیز میرے ابا جان کے پرانے دوستوں میں سے جناب عبداللہ صاحب آف الیپی اور آپ کی بیگم صاحبہ نے بذریعہ فون اظہار ہمدردی و تعزیت فرمائی۔ فجزاھما اللہ خیراً۔ نیز محترمہ اعظم النساء بیگم صاحبہ صدر لجنہ حیدرآباد جونہی مدراس سے حیدرآباد پہنچیں انہوں نے بذریعہ فون تعزیت فرمائی پھر بعد میں وہ مع اپنے شوہر اور بچوں اور بہن صاحبہ کے ہمارے گھر بھی تشریف لائیں۔ اس کے علاوہ بیشتر احباب و خواتین سکندرآباد و حیدرآباد نے بذریعہ فون اور ہمارے گھر تشریف لاکر ملاقات کے ذریعہ بار غم ہلکا کرنے کی کوشش کی ہے۔ مَیں اُن سب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں اپنی طرف سے اور اپنے شوہر محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب کی جانب سے اور دُعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان تمام احباب و خواتین جماعت احمدیہ کے خلوص و ہمدردی کی بہترین جزا دے اور تمام مخلصین سلسلہ کو اپنے بے پایاں افضال کا وارث بنائے۔ آمین۔

والسلام۔ سوگوار

فرحت الٰہ دین سکندرآباد بنت حضرت مولانا عبدالمالک خانصاحب مرحوم مغفور۔

دُعائے مغفرت

خاکسار کے والد محترم عبدالرحمٰن صاحب عرصہ دو سال تک فریش رہنے کے بعد بعمر ۹۳ سال مورخہ ۹ ستمبر درمیانی شب بوقت ۱۲ بجے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ جماعت احمدیہ ایراپورم کے سب سے پرانے اور عمر رسیدہ احمدی نیک، پابند صوم و صلوٰۃ اور اس علاقہ میں احمدیت کے نفوذ سے پہلے سے ایک کامیاب مبلغ اسلام تھے۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں جگہ دے اور غریق رحمت کرے۔ آمین۔ خاکسار۔ ایم اے علی صدر جماعت احمدیہ ایراپورم

شاہراہِ غلبۂ اسلام پر
ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

گوا میں تبلیغی مساعی

مکرم حضرت صاحب منڈاسگر صدر جماعت احمدیہ ہُبلی تحریر فرماتے ہیں کہ بفضلہ تعالیٰ علاقہ گوا میں ہماری تبلیغ جاری ہے۔ گزشتہ دنوں بمقام والپائی کثیر تعداد میں تقسیم لٹریچر کے نتیجہ میں چند با اثر نوجوان احمدیت سے متاثر ہوئے ہیں بعض کے نام اخبار بدر جاری ہوا ہے۔ وہاں لائبریری میں لٹریچر رکھا گیا ہے۔ اسی طرح پنجم۔ بیچولی۔ سانکھلی سانگا وغیرہ مقامات پر بھی لٹریچر تقسیم کیا گیا ہے۔ پُرانے گوا کے ایک مشہور گرجا گھر جہاں ایک میلہ کے وقت دُور دراز علاقوں بلکہ بیرون ہند سے بھی زائرین آتے ہیں۔ دو مرتبہ تقسیم لٹریچر کی توفیق ملی ہے۔ نیز خاکسار اپنے تجارتی دورہ کے وقت بھی پیغام حق پہنچاتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین

وارنگل اور ہنمکنڈہ (آندھرا) کا کامیاب تبلیغی دورہ

مکرم مولوی برہان احمد صاحب مبلغ جماعتِ احمدیہ کنڈور مطلع کرتے ہیں کہ ایک طے شدہ پروگرام کے مطابق مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ مکرم مولوی صغیر احمد صاحب طاہر مبلغ سلسلہ اور خاکسار نے وارنگل اور ہنمکنڈہ کا تبلیغی دورہ کیا۔ مخالفین کے اصرار پر ہنمکنڈہ پریس میں غیر احمدی علماء جناب فصیح الدین صاحب اور جناب محبوب علی صاحب سے بات چیت ہوئی۔ لیکن احمدیت کے دلائل سے عاجز آکر انہوں نے مزید گفتگو سے انکار کر دیا۔ دوسرے روز مدرسہ سراج العلوم اور ہنمکنڈہ کی بعض مسجدوں میں جاکر پیغام حق پہنچایا گیا اور لٹریچر تقسیم کیا۔ وارنگل کے مدرسہ باب العلوم میں بھی پیغام حق پہنچایا گیا۔ اور مدرسہ کے نگران مکرم مولوی ہارون رشید صاحب کے سوالات کے جوابات دیئے اور لٹریچر دیا گیا۔ ہمارا یہ دورہ پانچ روز پر مشتمل تھا۔ اللہ تعالیٰ بہتر نتائج برآمد فرمائے۔ آمین۔

ہاری پاری گام (کشمیر) میں تبلیغی و تربیتی مساعی

مکرم مولوی عبد المومن صاحب راشد مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ مورخہ ۳۱/۸/۸۳ کو ایک تربیتی اجلاس میں تلاوت کلام پاک و نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی عبد الحیٔ صاحب انسپکٹر وقفِ جدید، مکرم غلام نبی صاحب راتھر اور خاکسار نے تقاریر کیں اور مالی قربانی کی اہمیت بیان کی۔

مورخہ ۲/۹/۸۳ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب تبلیغی و تربیتی دورہ پر ہاری پاری گام تشریف لائے اِس موقعہ پر آپ نے تبلیغی و تربیتی مہم کو تیز کرنے کے لئے سب عہدیداران جماعت کو خصوصی توجہ دلائی اور خطبہ جمعہ میں اپنے قیمتی نصائح سے نوازا۔ ہاری پاری گام میں قیام کے دوران محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ نے بھی لجنات اور ناصرات کو انکی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

مورخہ ۹/۹/۸۳ کو خاکسار کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس سے تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب ادنہ گام اور خاکسار نے خطاب کیا۔ مورخہ ۱۱/۹/۸۳ کو خاکسار۔ مکرم حکیم عبد العلی صاحب معلّم وقفِ جدید۔ مکرم محمد مقبول صاحب راتھر اور مکرم منظور احمد صاحب شیخ پر مشتمل ایک وفد نے پنزپورہ اور سرہامہ کا تبلیغی دورہ کر کے احمدیت کا پیغام پہنچایا اور لٹریچر تقسیم کیا۔ اِس موقعہ پر بعض احباب کی طرف سے کئے جانے والے سوالوں کے جوابات بھی دیئے گئے۔ سرہامہ میں مکرم غلام حسن صاحب ہاگرے کے مکان میں ایک گھنٹہ قیام کا موقعہ ملا آپ نے ہماری باتوں کو غور سے سُنا اور قادیان آنے کا وعدہ کیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی کے بہترین نتائج برآمد فرمائے۔ آمین۔

بھدرک میں تبلیغی و تربیتی مساعی

مکرم مولوی محمد یوسف صاحب مبلغ جماعتِ احمدیہ بھدرک (اُڑیسہ) رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۱۲/۹/۸۳ کو مکرم غلام مسیح صاحب کے مکان پر مکرم عبد الرب صاحب نائب صدر کی زیر صدارت منعقدہ ایک تبلیغی اجلاس سے مکرم عبد الاحد صاحب۔ عزیزم کرشن احمد۔ مکرم غلام مسیح صاحب۔ مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب اور خاکسار نے خطاب کیا۔ اس دوران مکرم رحمت اللہ صاحب۔ بشیر احمد صاحب اور داؤد احمد صاحب نے نظمیں سُنائیں۔ لاؤڈ سپیکر کا بہتر انتظام تھا۔ غیر احمدی بھائی باہر بیٹھ کر تقاریر سنتے رہے۔ مکرم غلام مسیح صاحب نے حاضرین کی چائے سے تواضع کی۔ اِس سے قبل مورخہ ۱۰/۹/۸۳ کو خاکسار اور مکرم مبارک احمد صاحب نائب قائد بالاسور گئے۔ اِس موقعہ پر کثیر تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ بعض دوستوں کے سوالات کے جوابات دیئے اِسی طرح بعض چرچوں میں جاکر بھی پادری صاحبان سے تبادلہ خیالات کا موقعہ ملا اور لٹریچر پہنچایا گیا۔

چارکوٹ میں تربیتی اجلاس

مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب مبلغ جماعتِ احمدیہ چارکوٹ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۹/۹/۸۳ کو مکرم شریف احمد صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم شریف احمد صاحب صدر جماعت۔ مکرم ماسٹر غلام احمد صاحب۔ عزیزم نذیر احمد صاحب مشتاق اور خاکسار نے مختلف عناوین پر روشنی ڈالی۔ اِس دوران دو بچوں نے رٹو دو احادیث کا ترجمہ سُنایا۔

مدراس میں احمدی مبلغ کی ٹی وی پر تقاریر

مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ مدراس رقمطراز ہیں کہ عید الاضحیہ کے بابرکت موقع پر مدراس ٹیلی ویژن کیندر نے رات ساڑھے دس بجے ایک خاص پروگرام خاکسار کی مختصر تقریر بعنوان پیغام عید سے شروع کیا۔ اِسی طرح گزشتہ سال کی طرح امسال بھی ٹی وی پر فلسفۂ قربانی کے متعلق تقریر کرنے کی توفیق ملی۔ تقریب عید الاضحیہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتاب "وصال ابن مریمؑ" کے تامل ترجمہ کا اجراء کیا گیا۔ اِس سال تقریب عید الاضحیہ مدراس کے ایک محلہ میں بعض غیر احمدیوں کی خواہش پر منعقد کی گئی۔ جہاں مکرم حافظ محمد خواجہ صاحب معلّم وقفِ جدید نے نماز عید پڑھائی اور خطبہ دیا۔ اِس موقع پر ۵۰ کے قریب غیر احمدی مردوں اور عورتوں نے شرکت کی۔

جماعتِ احمدیہ مرکرہ کی طرف سے ۳۰۰ مریضوں کیلئے پھلوں کا تحفہ

مکرم سی پی محی الدین کٹی صاحب معلّم وقفِ جدید مرکرہ (کرناٹک) لکھتے ہیں کہ جماعتِ احمدیہ مرکرہ نے خطیر رقم خرچ کر کے عید الاضحیہ کے موقع پر مرکرہ کے جنرل ہسپتال میں ۳۰۰ بیماروں کو پھلوں کا تحفہ پیش کیا۔ چنانچہ عید کے روز شام چار بجے مکرم ایم ای محی الدین صاحب سیکرٹری تبلیغ کی زیر نگرانی مکرم شمیم عباس صاحب قائد مجلس۔ مکرم پی کے عبد الجلیل صاحب۔ مکرم ایم ای محمد علی صاحب۔ مکرم ٹو کے ابراہیم صاحب اور دیگر چار خدام نے یہ تحفہ تقسیم کیا۔ اِس موقع پر ہسپتال کے ڈاکٹروں اور مریضوں نے جماعتِ احمدیہ کے خدمتِ خلق کے جذبہ کو بہت سراہا۔ ایک مقامی اخبار نے بھی یہ خبر شائع کی۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین۔

لجنہ اماء اللہ جڑچرلہ کا تربیتی اجلاس

مکرمہ امۃ العلیم ابراہیم صاحبہ، صدر لجنہ اماء اللہ جڑچرلہ تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۱۱/۹/۸۳ کو محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے حیدر آباد سے جڑچرلہ تشریف لانے پر محترمہ صدر صاحبہ کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس کا اہتمام کیا گیا۔ مکرمہ دُردانہ شاہین صاحبہ کی تلاوت کلام پاک اور رفعت پروین صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد خاکسار نے محترمہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ اور درخواست کی کہ محترمہ بیگم صاحبہ ہمیں اپنی قیمتی نصائح سے نوازیں۔ چنانچہ آپ نے خطاب فرماتے ہوئے لجنہ و ناصرات کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت ارشادات کی روشنی میں قرآن کریم پڑھنے۔ تربیتِ اولاد۔ پردہ کی پابندی اور نمازوں کی پابندی کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔

محترمہ صدر صاحبہ نے دورانِ خطاب احمدی مستورات کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں داعی اِلی اللہ بنتے ہوئے دائرہ تبلیغ کو وسیع کرنے اور تنظیم لجنہ سے متعلق بعض اہم امور کی طرف بھی متوجہ کیا۔ آپ نے بہنوں اور بچیوں کو اجلاسات میں شرکت اور عہدیداران کی اطاعت اور اُن سے تعاون کی طرف بھی توجہ دلائی۔

اُذکروا اَموَاتکم بالخیر

میرے خسر محترم پیارے اباجان کی یاد میں

مورخہ ۵ راگست بروز جمعۃ المبارک کی شام کو برادرم عبد الرب انور صاحب نے امریکہ سے فون پر یہ غمناک خبر سُنائی کہ پیارے اباجان حادثہ میں وفات پاگئے۔ سُن کر انتہائی صدمہ ہوا لیکن جیسا کہ ہمارے محبوب آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "بلانے والا جانے والے سے زیادہ پیارا ہے"۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

یہ خبر سُن کر رات کو سویا تو خواب میں دیکھا کہ وہ تو زندہ ہشاش بشاش ہیں۔ اور خواب میں خیال کرتا ہوں کہ بڑی غلط فہمی ہوگئی ہے کہ وہ وفات پاگئے۔ انور بھائی امریکہ سے خواہ مخواہ آرہے ہیں۔ حال ہی میں میری اہلیہ فرحت بیگم نے بھی اس قسم کا خواب دیکھا کہ وہ زندہ ہیں اور اپنی وفات کی تردید کر رہے ہیں۔ اور حقیقت بھی یہی ہے جیسا کہ قرآن مجید نے فرمایا ہے کہ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللّٰہ اموات۔ بل احیاء ولکن لا تشعرون۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان دینے والے زندہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں اور برکتیں ان پر نازل ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے پیارے اباجان کو خلیفۂ وقت کے ساتھ گہری وابستگی کا شرف حاصل رہا۔ اور ہمیں بھی ہمیشہ خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے کی تلقین فرماتے رہتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کا جو امتیازی سلوک خلیفۂ وقت کے ساتھ رہتا ہے اس کا ذکر فرماتے رہتے تھے۔

جیسا کہ جماعت جانتی ہے کہ وہ جید عالم، بہت نیک، متوکل علی اللہ اور شفیق بزرگ تھے۔ ۱۹۷۶ء میں ربوہ کے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے میں نے ان سے درخواست کی کہ مجھے تار بھیجیں جس سے آنے میں سہولت ہو اور مجھے ایمرجنسی ویزا مل سکے۔ ان کو کسی نے مشورہ دیا کہ تار دے دیں کہ آپ بیمار ہیں۔ ویسے ایک رنگ میں یہ بات درست تھی کہ آپ مستقل ذیابطیس کے مریض تھے۔ لیکن ان کو اس طرح سے تار دینا راستبازی کے مطابق معلوم نہیں ہوا۔ اور انہوں نے یہ تار دیا کہ بوڑھے والدین تم سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مجھے ویزا مل گیا۔ اور جب ربوہ میں ان سے ملاقات کی تو مجھے کہنے لگے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو عدالت میں بھی جھوٹ نہیں بولا میں اتنی معمولی بات کے لئے جھوٹ بول دوں۔ لیکن میں نے دُعا ضرور کی کہ آپ کو ویزا مل جائے۔

پیارے اباجان کی وفات پر سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس خاندان کے افراد نے ہم سب سے جو انتہائی شفقت اور ہمدردی فرمائی ہے اور احباب جماعت نے تاروں اور خطوط اور ملاقات کے ذریعہ جو تعزیت فرمائی ہے ان سب کے لئے تہہ دل سے ہم مشکور وممنون ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اجر عظیم بخشے۔ پیارے اباجان کی بلندیٔ درجات کے لئے اور محترمہ خوشی دامن صاحبہ کی صحت وسلامتی اور عمر درازی کے لئے نہایت عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔ والسلام

خاکسار۔ صالح محمد الٰہ دین حیدرآباد۔

ہفتہ قرآن مجید

۲۳ر اکتوبر تا ۲۹ر اکتوبر ۱۹۸۳ء

جُملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے لئے تحریر ہے کہ اس سال "ہفتہ قرآن مجید" منانے کا پروگرام ۲۳ر اکتوبر تا ۲۹ر اکتوبر ۱۹۸۳ء ہے۔ تمام جماعتیں ان تاریخوں میں ہفتہ قرآن مجید منانے کا اہتمام کریں۔ اور قرآن مجید کے احکامات اور تعلیمات کی روشنی میں مختلف عنوانات پر اس ہفتہ میں تقاریر کریں۔ قرآن کریم میں جملہ الہامی کتب کی صحیح تعلیم۔ قرآن کریم دائمی کتاب ہے۔ قرآن مجید کی عظمت وشان۔ قرآن مجید کی تعلیم کی روشنی میں آخرت یعنی مرنے کے بعد کی زندگی۔ سچا مذہب صرف اسلام ہے۔ ہستی باری تعالیٰ۔ خلق کائنات اور نظام عالم۔ انسان کی پیدائش کی غرض۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم۔ پردہ کی اصل غرض۔ تقویٰ اللہ اختیار کرنے کا حکم جہاد کبیر (تبلیغ واشاعت قرآن) عبادات اور دُعا کی ضرورت' اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآن۔ تفہیم القرآن کے اصول۔ قرآن کریم سرچشمہ علوم ہے۔ والدین سے حُسن سلوک کے بارہ میں قرآن مجید کے احکامات وغیرہ موضوعات پر روشنی ڈالی جائے۔

تمام عہدیداران' مبلغین ومعلّمین واحباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ ہفتہ قرآن مجید پوری شان واہتمام سے منائیں اور رپورٹیں نظارت ہذا کو ارسال کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں احسن رنگ میں ہفتہ قرآن منانے کی توفیق بخشے۔ آمین

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

جوبلی فنڈ کے وعدہ جات کی ادائیگی کے متعلق ارشاد

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جوبلی فنڈ کی ادائیگی سے متعلق احباب جماعت کے نام ایک خصوصی پیغام اخبار بدر مورخہ ۱۳ر مئی ۸۳ء اور ۱۶ر جون ۸۳ء میں شائع ہو چکا ہے۔ حضور کا منشاء مبارک یہ ہے کہ:۔

(۱)۔ سال ۱۹۸۳ء میں ایک تو مرحلہ وار ادائیگی کے لحاظ سے ۹/۱۵ کی نسبت سے ادائیگی میں جو کمی رہ گئی ہے اُس کو پورا کرنا ہے۔

(۲)۔ مارچ ۱۹۸۴ء سے ۱/۱۵ کی نسبت سے جو دسواں مرحلہ شروع ہو چکا ہے۔ اسکی رقم بھی ادا کرنی ہے۔

(۳)۔ نیز باقی ماندہ رقم وعدہ جوبلی فنڈ مرحلہ وار ادائیگی کے لحاظ سے آئندہ پانچ سالانہ اقساط کی صورت میں قابل ادا ہے۔ اسکو چار سالانہ اقساط میں ادا کرنے کا پروگرام بنا کر اس کا ۱/۴ حصہ بھی فروری ۱۹۸۴ء تک ادا کیا جائے۔ مثلاً اگر کسی شخص کا وعدہ پندرہ صد روپے ہے۔ اور اس نے گزشتہ نو سال کے عرصہ میں کوئی ادائیگی نہیں کی ہے تو اس کو:۔

(الف)۔ مرحلہ وار ادائیگی کے لحاظ سے ۹/۱۵ کی نسبت سے ادائیگی کرنی ہوگی	۹۰۰/- روپے
(ب)۔ ۱/۱۵ کی نسبت سے فروری ۱۹۸۴ء تک قابل ادا رقم	۱۰۰/- "
(پ)۔ باقی ماندہ رقم کا ۱/۴ حصہ جو ۲۹ر فروری ۱۹۸۴ء تک ادا کرنے کا ارشاد ہے	۱۲۵/- "
میزان	۱۱۲۵/- "

نوٹ:۔ اس سے قبل جو ادائیگی ہو چکی ہوگی وہ منہا ہو جائے گی۔

جملہ احباب جماعت جنہوں نے اس بابرکت تحریک میں اپنے وعدہ جات لکھوائے ہوئے ہیں سے درخواست ہے کہ وہ اپنے وعدہ جات کے بالمقابل ادائیگی کا جائزہ لے کر مندرجہ بالا مثال کی روشنی میں جسقدر رقم قابل ادا بنتی ہے اُس کی ادائیگی کی طرف توجہ کر کے ممنون فرماویں تاکہ حضور کے ارشاد کے مطابق جملہ قابل ادا رقم فروری ۱۹۸۴ء تک سو فی صدی ادا ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ آپکو اسکی توفیق دے اور اموال میں خیر وبرکت عطا فرمائے آمین۔ ناظر بیت المال آمد قادیان

افسوس! مکرم مقصود احمد صاحب زعیم مجلس انصار اللہ کٹک وفات پاگئے

انتہائی افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ۔ مکرم مقصود احمد صاحب زعیم مجلس انصار اللہ کٹک۔ مورخہ ۹/۸۳ کو اچانک وفات پاگئے ہیں۔ مرحوم نہایت مخلص با اخلاق اور سلسلہ کی خدمت بجالانے والے تھے۔ گزشتہ دو سال مرحوم مجلس انصار اللہ بھدرک کے زعیم رہے اور انتہائی خوش اسلوبی کے ساتھ خدمت بجالاتے رہے۔ سلسلہ کے خدام سے بہت محبت رکھتے تھے انتہائی منکسر المزاج اور اپنی ذمہ داری کی ادائیگی میں چست تھے۔ اپنی ملازمت کے سلسلہ میں اُن کا تبادلہ حال ہی میں کٹک میں ہوا تھا۔ اُن کی سابقہ حُسنِ کارکردگی کی بنا پر اُنہیں کٹک کا زعیم مجلس انصار اللہ نامزد کیا گیا تھا۔

ابھی مرحوم نے کام شروع ہی کیا تھا کہ یہ افسوسناک اطلاع ملی کہ آپ کی اچانک وفات ہو گئی ہے۔ مرحوم کو ہائی بلڈ پریشر کا عارضہ تھا۔ مورخہ ۹/۸۴ ۶ کو طبیعت خراب ہوئی اور ہسپتال میں علاج کے لئے داخل کرا دیا گیا۔ ۹/۸۳ ۷ کو خون کے دوران کے دباؤ کے باعث دماغ کی رگ پھٹ جانے سے مرحوم نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ مرحوم کی اچانک وفات پر اُن کے جملہ پسماندگان سے دلی اظہار تعزیت کرتا ہے اور دُعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے۔ اور اپنے سایۂ عاطفت میں جگہ دے۔ نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

"أفضل الذكر لا إله إلا الله"
(حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RESI. 273903 } CALCUTTA - 700073.

"الخیر کلّہ فی القرآن"
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE 23-9302
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE RINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA -700072.

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"
(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب :- تپسیا ربر ورکس
۸۴ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

"میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا۔"
("فتحِ اسلام" ص۹ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹ ہاؤس
نمبر ۵-۲-۱۸
فلک نما
حیدر آباد-۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS.
2- TOPSIA ROAD, CALCUTTA-39.

تار کا پتہ "AUTOCENTRE"
فون نمبرز:- 23-5222, 23-1652

آٹو ٹریڈرز
۱۶ مینگولین کلکتہ-۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار HM
برائے :- ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر
SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر
ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS,
16 - MANGOE LANE, CALCUTTA -700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

آٹو ونگس

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES.
17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE.
MADANPURA,
P.O. BOX :4583.
BOMBAY -8.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

PERFECT TRAVEL AIDS.
D/ No. 2/54 (1)
MAHADEVPET,
MADIKERI - 571201
(KARNATAK)

ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جینس۔ اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین۔ معیاری اور پائیدار سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ائیر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)۔ ہینڈ پرس۔ منی پرس۔
پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز ●●

پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر:- ۴۳۴۷۱۷

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: "مسلمانوں کو گالی دینا بہت بڑا گناہ ہے۔" (بخاری)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام:- "کسی کو گالی مت دو، گو وہ گالی دیتا ہو۔" (کشتی نوح)

پیشکش:- محمد امان اختر، نیاز سلطانہ پارٹنرز:-

ملین موٹرس

۳۲ - سیکنڈ مین روڈ - سی - آئی - ٹی کالونی - مدراس - ۴ - ۶۰۰۰۰۴

ارشاد نبوی

اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاللّٰہِ مَنْ بَدَأَھُمْ بِالسَّلَامِ

(ابوداؤد)

ترجمہ:- لوگوں میں سے اللہ کو زیادہ پسندیدہ وہ ہے جو لوگوں کو پہلے سلام کرتا ہے

محتاج دعا:- یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ۔

احمد الیکٹرانکس

کورٹ روڈ - اسلام آباد کشمیر

گڈلک الیکٹرانکس

انڈسٹریز روڈ اسلام آباد کشمیر

ایمپائر ریڈیو - ٹی - وی اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(از کشتی نوح)

M.MOOSA RAZA SAHEB & SONS

NO.6 ALBERT VICTOR ROAD, FORT.

GRAM: MOOSA RAZA

PHONE: 605558.

BANGALORE-2

فون نمبر:- ۴۲۳۰۱

حیدرآباد میں

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغاپورہ)

۴۸۷-۱-۱۶ سعید آباد - حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)

فون نمبر ۴۲۹۱۶ ٹیلیگرام: سٹار بون

سٹار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز:- کرسٹ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴۴ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR®

CALCUTTA -15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!